

اِنَّهُمْ يَكِيدُوْنَ كَيْدًا وَّاَكِيدُ كَيْدًا
مُشكلات کا روحانی حل

تالیف
سید حسن الہاشمی (دیوبند انڈیا)



ترتیب و تشکیل
محمد عبدالرشید قاسمی لاہور

کتب خانہ شانِ اسلام
راحت مارکیٹ
چوک اردو بازار لاہور
پاکستان

فون نمبر: 7351120

تہذیب حاضرہ اسیب و جنات

دفع کرنے کے ایک سو گیارہ طریقے ○ آنحضرت کا خط لٹے زمین کے جنات
○ حاضران کے بارہ طریقے ○ بندش آسب جن ○ جن کو بوتل میں بند
مل اور قابو کرنے کے چار عمل ○ جنات تابع کرنے کے چھ اعمال ○
غیر آسب ○ انسان کو جنات سے بچانے کے لئے ایک مسلمان جن کا تیار
○ عامل کی چلہ کشی (درس علیا) ○ روحانی سوال جواب ○ جنات کی
○ جنات و مصائب سے نمٹنے کا ہتھیار ○ جن کیلئے ○ امام غزالی کا ایک
○ جنات جنگ ○ عامل جن ○ بانی جن ایک عورت ○ اس کی
تھی ○ قاتل جن ○ سورۃ جن کی تشریحات ○ اُمّ الصبیان ایک آسیبی
بچے اور ستارے ○ بھوتوں سے نجات پانے کا طریقہ ○ علم الاعداد ○
جواب میں دیکھنے کی تعبیر ○

۱۲ بڑا سا ز قیمت ۴۲۵ روپے ، ڈاک خرچ بذمہ خریدار
مافی عملیات و تخیر، طب و حکمت، امراض مردان و نسوان
و اکاسیر تصوف و تاریخ کی تفصیلی فہرست کتاب کے ہمراہ روانہ ہوگی۔
شان اسلام راحت مارکیٹ چوک اردو بازار لاہور پاکستان
فون: ۷۳۵۱۱۲۰

صفحہ	موضوعات	صفحہ	موضوعات	صفحہ	موضوعات
۸۴	طریقہ آیت الکرسی	۲۶	روزگار میں اضافہ کرنے کے لئے	۳۷	نظر کا شہراؤ
۸۵	ایک عظمیٰ ہے	۲۷	پراسسیر کا چھل	۳۸	جنات کے اثرات
۸۶	یشاب کی طبیعت	۲۸	ملارنٹ نہیں ملتی	۳۹	بہت حد تک راضی ملی
۸۷	عدا کا قبول ہے	۲۹	تب لڑنے کا علاج	۴۰	سلسلہ عوامی شہادت
۸۸	ادب کی اثرات	۳۰	دریاز کا علاج	۴۱	استحباب کا علاج
۸۹	بیماری کی حالت	۳۱	علاج بد بھوئی	۴۲	ہمارے سماج کی بیماری
۹۰	مختلف مسائل	۳۲	رستوں کا علاج	۴۳	نظر سے بچنے کے لئے
۹۱	غیر مسلمین کے لئے دعا ہے	۳۳	گرہوں کی پھری کا علاج	۴۴	برائے دل
۹۲	دارالعلوم راجہ جی کا بیان	۳۴	ڈاکٹر کے لئے ترکیب	۴۵	روحانی انقلاب
۹۳	سینکھ کی طبیعت	۳۵	اولاد پر ترکیب	۴۶	آپ کو لے کا طریقہ
۹۴	آپ کی طبیعت کی راکھ کا مسئلہ	۳۶	آپ کو لے کی ترکیب	۴۷	سب کچھ ہو سکتا ہے
۹۵	علاج کی ترکیب	۳۷	روئے والے بچے کا علاج	۴۸	عقبات کی شرعی حیثیت
۹۶	جزائر سے آتی تھیں	۳۸	دشمن کاٹ ڈالنے	۴۹	حصول ملارنٹ اور رزق کی فراوانی
۹۷	ادب کی اثرات کا پتہ	۳۹	پرستاری کا نقش	۵۰	عقبات کی ضرورت نہیں
۹۸	بچی کا نام	۴۰	اگر نہ پڑھا تو نوکٹ لے تو	۵۱	برائے ذاتی مصلحت
۹۹	روحانی علاج کی حیثیت	۴۱	دریاز کی بیماری	۵۲	بھوتوں سے پریشانی
۱۰۰	کس کس چیز کے اعداد لے جائیں	۴۲	کان کے درد کے لئے	۵۳	نیم سویر کے مسئلے
۱۰۱	آپ کی بات جانتے مگر	۴۳	نگلیوں کی بات	۵۴	ماہر صاحب کی حکمت ملی
۱۰۲	اعداد لگانے کی ترکیب	۴۴	افلام سے بچنے کے لئے	۵۵	بک طرفہ روش کا رنگ
۱۰۳	بنا کی دیکھ کر تکان کرنے کا دوفی	۴۵	درد کی کمی کو دور کرنے کے لئے	۵۶	جلد بازی کی بیماری
۱۰۴	ڈاکٹر کا پتہ	۴۶	نقوے کا روحانی علاج	۵۷	حروف مضامین کا تعداد
۱۰۵	بیماری کی طبیعت	۴۷	دیکھنے کے چھوٹے عالم	۵۸	کرت یا کچا کچا اور
۱۰۶	ترقی دینے کے لئے	۴۸	اثرات مرکب سے دوری کا پتہ	۵۹	جواب حق کرنا
۱۰۷	نور کا کام کا علاج	۴۹	رہنے میں آئے	۶۰	بیماری سے پرہیز
۱۰۸	بیماری اثرات	۵۰	سریانی زبان کے اعمال	۶۱	شاری نہ ہونے کا رنگ
۱۰۹	شور و غوغا	۵۱	نوع و نوع کی طبیعت کا پتہ	۶۲	مولانا منظور علی علیہ السلام کا پتہ
۱۱۰	باروت اور دھواں کا پتہ	۵۲	نوع و نوع کی طبیعت کا پتہ	۶۳	ایک سوال میں کئی سوالات
۱۱۱	ستاروں کے اثرات کا پتہ	۵۳	نوع و نوع کی طبیعت کا پتہ	۶۴	علم نجوم کی ماہریت
۱۱۲	اچھے ناسل کی طبیعت	۵۴	نوع و نوع کی طبیعت کا پتہ	۶۵	آسانی و لذت کے لئے
۱۱۳	نوع و نوع کی طبیعت کا پتہ	۵۵	نوع و نوع کی طبیعت کا پتہ	۶۶	مذہب کی فراوانی کے لئے
۱۱۴	آپ کی طبیعت	۵۶	نوع و نوع کی طبیعت کا پتہ	۶۷	برائے تعلیم و ترقی
۱۱۵	آن کو طبیعت کی دیکھ لیا ہے	۵۷	نوع و نوع کی طبیعت کا پتہ	۶۸	دور کی طرف
۱۱۶	مولانا منظور علی علیہ السلام کا پتہ	۵۸	نوع و نوع کی طبیعت کا پتہ	۶۹	میں کی تازگی
۱۱۷	نوع و نوع کی طبیعت کا پتہ	۵۹	نوع و نوع کی طبیعت کا پتہ	۷۰	سکون قلب کے لئے
۱۱۸	نوع و نوع کی طبیعت کا پتہ	۶۰	نوع و نوع کی طبیعت کا پتہ	۷۱	حفاظت از معاصی

استخارے کا غلط مطلب

سوال اور جواب
بہت دور سے اس مسئلہ کا مطالعہ کرتے ہوئے میری نگاہیں اس پر پڑیں کہ اس مسئلہ کے بارے میں جو لوگ لکھتے ہیں ان کے خیالات بالکل غلط ہیں۔

جواب
اس مسئلہ کے بارے میں جو لوگ لکھتے ہیں ان کے خیالات بالکل غلط ہیں۔

جواب
اس مسئلہ کے بارے میں جو لوگ لکھتے ہیں ان کے خیالات بالکل غلط ہیں۔

جواب
اس مسئلہ کے بارے میں جو لوگ لکھتے ہیں ان کے خیالات بالکل غلط ہیں۔

اس مسئلہ کے بارے میں جو لوگ لکھتے ہیں ان کے خیالات بالکل غلط ہیں۔

استخارے کا غلط مطلب

سوال اور جواب
بہت دور سے اس مسئلہ کا مطالعہ کرتے ہوئے میری نگاہیں اس پر پڑیں کہ اس مسئلہ کے بارے میں جو لوگ لکھتے ہیں ان کے خیالات بالکل غلط ہیں۔

جواب
اس مسئلہ کے بارے میں جو لوگ لکھتے ہیں ان کے خیالات بالکل غلط ہیں۔

جواب
اس مسئلہ کے بارے میں جو لوگ لکھتے ہیں ان کے خیالات بالکل غلط ہیں۔

جواب
اس مسئلہ کے بارے میں جو لوگ لکھتے ہیں ان کے خیالات بالکل غلط ہیں۔

اس مسئلہ کے بارے میں جو لوگ لکھتے ہیں ان کے خیالات بالکل غلط ہیں۔

مرا سے مل کر پھر دی ہے کہ ان کے لیے ہے ہر سے اور طے ہو کر
جواب ہے ہم ان سے خود طلب کرتے ہیں اور جو ان کے لیے ہوا
 کے ساتھ وہ اپنے لیے لیکھ دیتے ہیں اور دے جاتے ہوئے بھی کہہ دیتے ہیں
 اور ہر سے مل کر دیتے ہیں۔

خود شاید زندگی کی کیوری میں بیٹھ ہے اور تو سے فیض طلبا تو خود لیا
 میں کہہ دے کہ غفلت رکھتے ہیں۔ کچھ لوگ از روئے ذوق خود لکھ رہے ہیں۔ کچھ
 بیٹ کی کیوری کی خاطر ان کے علم اپنی شکل و صورت کا بھر رکھنے کے لئے
 جس کی غرض سے ہم سب کو شرم لاتی ہے۔

کوئی بولی لگاتا رہے ہر طرف سے اس کے خوں کا اعتبار
 نہیں ہوتا اور اسے کوئی غفلت بھی نہیں کرتا۔ لیکن اس دنیا میں
 مغلطے ایسے کئے تو دی ہیں اور دنیا باڑے خود لکھ رہے ہیں۔ ہر ایک
 انہیں غفلت کی الف بے کا بھی پتہ نہیں اور غرض ہر شے سے کہ وہ عام و
 خاص میں شامل کی حیثیت سے ملنے ہی جاتے ہیں اور ہر شے میں خود بھی وہ
 عامل ہی نظر آتے ہیں۔

دی انہیں ہر سال پڑھنے کے بعد اگر کوئی شخص داخل نہیں ہو سکتا
 اگر غلطی ہوئی کی چیز کا یہی پڑھ کر کوئی غیب نہیں ہو سکتا اگر کسی کی
 دس میں کوئی اور کا مطالعہ کرے تو کوئی ڈاکٹر نہیں کہہ سکتا کہ
 غفلت کی ایک دوا میں صرف مرید کو پڑھ کر اس دوا کے لوگ مثال
 کیسے ہی جاتے ہیں اور اس کے صاحب غفلت مند بھی ان پر ہر دوسرے کو
 کرنے لگتے ہیں یہ دوا تو ہمارے بھی نہیں آتا۔

خوشی کی بات ہے کہ آپ نے اس لائق کو اختیار کر کے کیلئے باقاعدہ
 اور باقاعدہ کو کچھ فراہم دیا۔ لیکن خوشی میں اس وقت ہوئی اگر آپ
 نے ایک کسی کو ایک غریب بھی دیا ہوتا۔ لوگوں کا اسرار اپنی
 فیکس حقیقت کا انہیں اپنی فکر ہونا چاہیے۔ سچ کے نزدیک ہے کہ کوئی عام
 محسوس نہیں کرتے کہ بھی ہم اس بارے میں کہہ جاتے ہیں۔ اور جب
 جانتے ہیں تو اس مسئلے میں کہہ کر دے گئے ہیں۔

آپ نہیں کر رہے ہیں انسان نے اپنی کم علمی کو محسوس کیا اور ہر حال میں
 کا احترام کیا۔ وہ ہر دوا و دواں تک کہ علم نہیں دے سکتا۔ علم حقیقت میں
 ہر کو غیب ہوئی ہے جو لوگ ہمارے دوا دے رہے ہیں انہیں یہ دوا ملے
 نہیں ہوئی اور اگر عامل ہو کر وہی ہے تو پھر یہ خود طلب بھی ہو جاتی
 ہے۔

ہم نے انہیں کوئی چیز نہیں دی تھی۔ لیکن جس نے ان کے لوگوں نے ہر بار کچھ سے
 میں باقاعدہ ڈاکٹر نہیں ہوں۔ لیکن جس نے ان کے لوگوں نے ہر بار کچھ سے
 دوا مانگی تو اس سے سوچ کر کہ یہ کیا ہو جائے دنیا میں ہر شے کا
 ڈاکٹر نہیں ملے اور ان کے علم کی حد اس میں ہر شے کے کہہ دیا کہ کچھ

پارا ایک جاری رکھیں۔

ری کے تماشے

نہیں اپنی انصاری

ہر سے مل کر ایک تار دگر بنا کھیل دیکھا اس کے
 ایک لڑکا تھا وہ مادہ اس لڑکے کو ایک گواہی دے کر دیا اور
 کے بعد مادہ کی انہیں خون کی طرح شریخ ہوئی اور اس کے بعد
 ری کی جاو کر کچھ سے ہیں انہیں تار مارا ایسے معلوم ہوتا تھا کہ لڑکے
 حقیقت میں کہہ گیا بھری مارنے کے بعد گھومے تھے سے ایک
 انکا لا جود کچھ سے معلوم ہوتا کہ اسی لڑکے کے پیٹ میں سے
 ہے وہ کچھ پورا نقل ناز معلوم ہوتا تھا اور اس حرکت کو کچھ سے دلا
 کے کر گئے۔ اور بھی اس کے علاوہ اسی طرح کا کئی کھیل دیکھا۔
 یہ پورے مجمع میں سے ایک شخص کی آواز نہیں معلوم تھی یہ بھی لوگ
 نہ تھے۔ اور وہ کچھ سے کا لوگوں سے سوال کیا جس کو لوگوں نے فوج
 اور جب کچھ لکھوا تو اس میں اس میں باقی صبح تھا۔ لیکن جب اس
 ی ماری تھی تو اس میں سے ایک بھائی کسم کی آواز بھی معلوم تھی اور
 یہ بعد ہی ملے ذات ایک آدمی سے ہوئی تو میں نے ان کو سنا
 ان تار تھی تو اس سے کہا کہ قرآن شریف میں ایک آیت ہے
 اس کو پڑھ لے تو اس کے مارے کا مارے اس کے ساتھ لپٹے
 میں نے یہ بھی کہا کہ قرآن شریف انہیں کر لیتا ہے اور مادہ
 انہیں دیکھا۔ ہم یہ سنا امید کرتے ہوئے تھے کہ آپ قرآن شریف
 ت کی میں سنا ہر فلسفائی دنیا میں شائع کر کے دیں۔ اور یہ بھی
 رتے ہیں کہ آپ انہیں کے رتے میں سے شائع کر دیں گے۔ اور
 سے کچھ سے جو معلوم ہو آپ اسے صاف کریں۔

اسی طرح کے کھیل تماشے ہر دوا دی لوگ کرتے پھرتے ہیں۔ اور وہ
ن نظر نہ دے کے دیکھ لوگوں کو یہ خوف ہلاتے ہیں۔ ان کے علاوہ
 اقدام کرنا مناسب نہیں ہے کیونکہ یہ قلعے پھول اور کم عقل لوگوں
 بلانے کے لئے اور ہر ان کے لئے ہر ایک روئی کا بندہ نیست
 نے کے لئے ہوئے ہیں انہیں سے کسی کی نصرت میں روئی کا بندہ نیست
 جا رہے وہ اسی طرح روئی کی حامل کرنے کی فکر میں رہے ہوں گے۔ کچھ
 ہر دواں کر رہے ہیں۔ کچھ لوگ لوٹ مار کر لے ہوئے ہیں۔ کچھ لوگ
 اور طرح طرح کی کھوسٹ اور لڑکے ہر ایک لکھ گئے ہوئے ہیں۔ ان کی طرح
 دیکھ کر انہیں تار دیکھا کہ انہیں اور اس کے کہہ دیا ہال سب سے ہیں
 لوگوں ان کی کچھ لکھ کر انہیں تار دیکھا کہ انہیں اور اس کے کہہ دیا ہال سب سے ہیں

میں ہر سے آپ کہہ سنا یا تھا انہیں انہیں میں کوئی آیت نہیں ہے
 اس کے دور سے طاقی رکھیں ہو جاتے ہیں۔ انہیں ہی سے حال ہے کہ
 کہ وہ ان میں سے ہر ایک سورت میں ہے۔ دیکھ تو انہیں میں ایک نہیں
 شدہ اس میں غریبی کو تو نے کی ہیں ایسی ان آجوں کے حال پر نظر لگا
 کھار دلاں میں کہہ سنا یا تھا انہیں انہیں میں کوئی آیت نہیں ہے
 تو دیکھتے ہوں کہ وہ دیکھ کر انہیں میں کچھ لکھ گئے ہوئے ہیں۔ ان کی طرح
 آتے گا۔

سورت طلاق کی آخری س آیت ہر قسم کی غریبی کے نوٹے ہیں
 قریب ہوتے ہیں۔ اور سورت لکھ کر انہیں میں کچھ لکھ گئے ہوئے ہیں۔ ان کی طرح
 ہے۔ لیکن یہاں سورت ہے کہ ان پھر دیا میں پڑنے کے ہر سے کسی غیب
 کام میں اپنا وقت لگا نہیں تو پھر ہے۔

ہر سے اولاد

سوال از غلام بی کوئے

میرے بھائی کا ۱۱ بچا ہوا ہے۔ اور ہر بھائی تان کا نام غلام ہے۔
 میرے بھائی کی شادی کو تقریباً آٹھ سال ہوئے اور اس کی بیوی کا نام
 جوہ ہے۔ مگر کچھ اُن کے ان کوئی چیز نہیں ہوا۔ مگر بہت سارے
 نفیروں کی شادی اور بھائیوں کے اس لئے گئے۔ گئے سواران دونوں کو
 آپس میں بہت پیار ہے۔ کیا آپ بچہ ہونے یا نہ ہونے کے بارے میں کچھ
 دے سکتے ہیں۔ اگرچہ ہر کچھ کس طرح کوئی دوا یا علاج بنا کر مسوں
 اسان فرما دیں۔ آپ جو کچھ ایک ایسے بزرگ اور زانا ہیں۔
 امید ہے کہ کوئی کوئی طریقہ بتائیں گے جس سے ہر بھائی کی
 دوا ہو جائے اور ساتھ ہی کچھ باتیں کہہ دیں کہ بچہ ہوں یا نہ ہوں۔
 خاص بات ہے۔ جبکہ ڈاکٹروں نے متنازعہ کے بعد کہہ دیں دونوں بچہ
 پیدا کرنے کی طاقت رکھتے ہیں۔ اور ایک ہر سے کہہ دیں کہ یہ سارا
 ضرور ہو گا۔ یہ کوئی مسئلہ نہیں ہے۔ آگاہ فرمائیں۔

اولاد کے لئے ایک کڑب مل گیا اور ہر سے یہ عمل بار بار کرتے ہیں۔
جواب میں آپ کو ہے۔ اور اس کے لئے عقل و کم سے کچھ لکھ دیں۔
 عمل یہ کہ کچھ بڑا انکریں۔ اور اس کی ہر شے یا کچھ لکھ دیں۔

کریں کہہ دیں۔ اور کچھ سے آگ بڑھیں۔ اور اس کی ہر شے یا کچھ لکھ دیں۔
 بڑھیں کہہ دیں۔ اور کچھ سے آگ بڑھیں۔ اور اس کی ہر شے یا کچھ لکھ دیں۔
 لوٹ کر کچھ سے بڑھیں۔ اور کچھ سے آگ بڑھیں۔ اور اس کی ہر شے یا کچھ لکھ دیں۔
 غریبی انہیں سے بڑھیں۔ اور کچھ سے آگ بڑھیں۔ اور اس کی ہر شے یا کچھ لکھ دیں۔
 لوٹ کر کچھ سے بڑھیں۔ اور کچھ سے آگ بڑھیں۔ اور اس کی ہر شے یا کچھ لکھ دیں۔

کی مجالِ کرم ہمارے لیکن حضرت غلامِ بندہ غوری نا انصافی پر کمر بستہ ہو جائیں۔
تو پھر سانسِ بندہ تو بغیر پروردگار کے جتنا بھی اُٹیں اور ہوں گے جتنے بھی پر
کمر بستہ کہ ہے۔

میں دعا کروں گا کہ اللہ تعالیٰ آپ کے شوہر کو ہدایت دے اور اسکے دل میں آپ کی محبت پیدا کر دے۔ محبت ہوگی تو خود بخود ان کی طبیعت انصاف پر چلے گی، اور آپ کی تمام آرزو میں پوری کرنے کی وہ خود فکر کریں گے۔ لیکن اگر محبت نہ ہوگی تو بھر بارے منصوبے خاک میں مل جائیں گے۔ نہ طبیعت کا رخ ہوگا اور نہ ہی دنیا کی کوئی طاقت انہیں ایسا کرنے پر مجبور کرے گی۔ آپ ۳۴ مرتبہ یا وردہ پڑھا کریں۔ انشاء اللہ اس اہم مبارک کے ورد سے ان کے دل میں آپ کی محبت پیدا ہوگی۔ اور جب آپ کی محبت پیدا ہو جائے گی تو بچوں کے ساتھ بھی وہ انصاف کرتے گئیں گے کیوں کہ دنیا کا ہر گلاب جو بیوی سے محبت نہیں کرتا اُسے نہ بچوں سے دلچسپی ہوتی ہے۔ نہ گھر کا رستہ ہے۔

ماسٹر صاحب کی حکمت کی

سوال از امیل اختر _____ فکرو۔

ہم غیرت سے وہ کام بد کرنے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے آپ
ماہم افران غیرت سے ہوں گے۔

میں نے خود ہی ہے کہ میں آج کے نہیں سال پہلے دریا کا میں نے پڑھنا تھا اور میرے درجے سے اس کا ایک کتاب علم اسباب کہم ہو گئی ہوں نے کسی لڑکوں سے پوچھا ہے کہ کیا میں نہیں جانتا اس کے بعد اسباب نے ایک لڑکا لیا اور اس پر کچھ کھا اور اسے کو دیکر ہے میں چھوڑ دیا جب دوسرے دن ہم لوگ پڑھنے آئے تو وہ کتاب کسی لڑکے کے پاس کے قریب رکھ دیا اور اس کے بعد اس کا وہ لکھتے ہے کہ وہ کتاب اور اس لکھنے کا مال کر کے کھا گئے۔

ہر سید کرتے ہیں کہ چارے اسٹروا میں آکر کھائیں اور پانی پیا کرے۔
 تاکہ بچے بیمار نہ لگے۔ حالانکہ اسٹروا میں کوئی عامل بھی نہیں ہے۔
 حالانکہ کچھ بچے ہوا آپ بھی اس کی اطلاع کریں۔

فانے سے پہلے اس کا کچھ حصہ کھانے سے ملا کر کھا لیا
وہاں پہنچا تو اس کا کچھ حصہ کھانے سے ملا کر کھا لیا

پڑھیں۔ آج کے دور میں قیامِ رُوح ایک آدھ کتاب پڑھ کر ہی حاصل ہو جاتا ہے۔ اور اپنی نثرانیوں سے اللہ کے سید سے رائے پڑھنا کا اُردھ ملتا نہیں۔ مذکورہ مسئلے میں ہماری ذاتی رائے یہ ہے کہ ماسٹر صاحب کو اندازہ تھا کہ کلاس ہی کے کسی طالب علم نے ان کی کتاب پڑھ لی ہے۔ اس لئے انہوں نے حکمتِ عملی سے کام لیا۔ اور نکل میں خوف پیدا کرنے کے لئے لکھے ہیں انا انکھ دیا۔ ان کا خود کامل اس بات کی نشاندہی کرتا ہے کہ وہ انا پڑھا ہوا نہیں تھا۔ اگر پڑھا ہوا تو ماسٹر صاحب کے کھانے سے گریز کرتے۔ (والٹر اسلم)

یک طرفہ محبتِ حار و گ

سوال ۱۲: تمام پست خداری

میری عمر ہمسالہ ہے۔ اور میں ایک لڑکی سے شادی کرنا چاہتا ہوں اور میں اس سے کافی پیار کرتا ہوں۔ لیکن وہ لڑکی میری طرف مائل نہیں ہے۔ میں ہر وقت اس کی باتیں سنتا ہوں۔ اور میں بہت کوشش کی کہ وہ میری طرف مائل ہو جائے لیکن کبھی بھی حالت میں وہ میری طرف مائل نہیں ہوتی۔ اس لیے میں مجبور ہو کر کچھ ایسے کام کر رہا ہوں۔ تاکہ میں آپ کے لڑکے کے دل پر کوئی ترکیب بنائیں۔ جس میں وہ دونوں کی شادی گھر والوں کی خوشی سے ہوجائے۔ اور ہر لڑکے بھی جیسا کہ آپ کی زندگی بسر کریں۔

بہر حال میں اس وقت کافی پیدائش رہتا ہوں جس کی وجہ سے میں
اپنے پاس جمالی طائر بھیج کر سکا۔ اور دوسری بات یہ کہ
ایک میراجاتی ہے۔ اور وہ غلط لوگوں سے دوستی کر چکا ہے اور ان کے
ساتھ ساتھ غلط کام بھی انجام دیتا ہے جس سے ہم لوگ بھی بے گناہ بن جاتے
ہیں۔ اس لئے آپ کوئی فکر نہ کریں۔ ہمیں اس کا ساتھ ان لوگوں سے
بچنا چاہئے۔ اور ایک کام کی طرف اس کو جانے اور اپنی زندگی اللہ
کی یاد میں گزارے۔

اور میں نام لکھنے سے مجبور ہوں۔ جس کی وجہ سے میں اپنا نام
میں لکھ سکتا ہوں اور لکھنے میں غلطی ہو سکتا ہے۔ آپ کے مفاد کے
میں غلط نہیں ہوگی۔

مہربانی سے لکھ کر شیش سہارے کے باوجود بھی آپ کی طرف سے
 جواب نہیں ملا۔ لہذا جواب کی کاپیا فروغ شاہ نے آپ کے نام
 لکھ کر بھیجی۔ اتنا تو ختم ہوا کہ ایک ٹرے پر بھیج کر فروغ شاہ نے
 ایک نوٹ لکھا کہ میں نے آپ کو اپنے پاس لے کر آئی ہے۔
 اس پر کہہ کر ہی اللہ سے شادی کرنا پڑتی ہے۔ اور یہ بھی ممکن ہے کہ
 فروغ شاہ ہی اللہ کے فضل سے بات سمجھ کر اور اصل مطلب کو اچھا سمجھ کر

یہ بہر حال وہ کچھ بھی جو جب وہ آپ کے کنارہ کش ہے۔ اور آپ کی طرف
ملکت نہیں ہے تو ہر آپ کو بھی اور دوسرے خوب بٹا لینی چاہئے۔
محبت اگر ہوس کا نام نہیں ہے تو اس میں محبت کرنے والا ہے کہ
آزاد و بندہ میں ہوتا۔ محبت اپنا انعام آپ پہنچا ہے۔ اگر آپ بھی محبت
کرتے ہیں تو دل ہی دل میں محبت کرتے رہئے۔ اور اس کا قرب بلائی گئے
کے بجز میں منت رہئے۔ اگر رائے آپ کی شادی اس سے کرانے تو اس کا
کرہم ہو گا۔ اور آپ کی شادی اس سے نہ ہو سکے تو بھی آپ اس کو دل بٹال
میں جاتے رہئے۔

جب آپ اپنے نام بھی نہیں بتا سکتے اور اس کا نام بھی صل کرے ہوئے ڈرتے ہیں تو صبر آپ کو پابند مباحی یا نا تو نہیں کرنا چاہیے تھا۔ جب مجھے آپ کا اور اس لڑکی کا نام بھی نہیں معلوم تو میں اشرفی بارگاہ میں عرضی کس طرح نکالوں؟

میری دعا تو آپ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کی خواہش پوری کر دے۔ اور اگر یہ ممکن نہ ہو تو آپ کو صبر دے۔ آمین

جلد بازی کی بیماری

جلد بازی کی بیماری

سوال: از محمد اقدس خاں۔
 حضور سرمدی عوام میں پہنچے کہ آپ ہر مہینے قرآن کی مثل و عمل ہزار پیش کیے
 لیکن کچھ عمل ایسا ہو کر دن کے وقت میں بھی کیا کرتے۔ لیکن میرا عمل آپ کے
 پیوند فرمیں میں پیش کیا ہے۔ دوسرا طریقہ پڑھنے کے دلا ہو۔ قرآن کی پڑھائی کا
 بھی جو لیکن سنانے کے نزدیک کرنا چاہئے۔ جو سونا پڑھے اگر انشاء
 کرنا پڑے تو کر دے گا۔

اچھا کچھ بزرگ داخل ہو گیا اسی گھنٹے بعد دوسرے کا بزرگ داخل ہوا
 کیا جانے چاہیے ان کا بزرگ اور مولیٰ ان کا بزرگ دونوں سے
 اگر نہ رہے انسان تو اس کا بھی بزرگ داخل کیا جائے اور اگر
 موت پہنچے تو اس انسان کا بھی بزرگ داخل کیا جائے اور اگر
 خاص بات اسے کوئی بزرگ بھی مرنے لگا بھی ہو اور عدت کا بزرگ
 حاصل کرنے کا طریقہ بیان کرے گا لیکن وہ اپنی اصل دنیا کیجئے
 میں انشاء اللہ تعالیٰ ہر دے سے اپنی جگہ ملے دنیا میں انشاء اللہ
 بات دہرائیں۔ چکر میں ہمارے اس اصفیاء بزرگ داخل
 بہت خوش ہیں اور شوق سے بڑھ رہے ہیں کہ میں بزرگ کے تمام
 احباب کے علم سے واقف ہوں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میں یہ
 عطا کرتا ہوں پہلے علم عطا کرتا ہوں۔ علم سے بزرگ داخل بھی ہوتا
 تو بھی ہوتا ہے اور علم حاصل کرنا مطلب ہے کہ اس کو کئی دہرہ

اس کا جواب ہے اور یہ سب اشرار و رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی ہمارے لئے ہے
 ہے ہوتا ہے۔
 حضور اگر اور پس سے کوئی ظالم ہوتی ہوگی تو سامان کرے گا آپ
 کو کہ موت کا کوئی بھروسہ نہیں ہوتا ہے بلکہ آپ آج
 آپ کو زندہ کر دے کہ ظالم اور منافق کی کتابیں بھڑک رہے
جواب ہیں ان کی مخالفت کو کڑا ہے۔ کھینچے اور امانتہ قابض
 کرے کہ اس پر پکا ہے اور اپنے اندر صفائی قسمت کے ساتھ امانتہ
 اور یہ حق پیدا کیے۔ تب ہی ہزار کو تباہ کر کے کھانا پیش آپ کے منہ سے
 اٹھائے گا۔

[illegible]

حروف مقطعات کی تعداد

مقام حبیب
گھر انور قزوین کے ایک طرف سے ہے ایک اور طرف
چوڑا ہے۔ اور گھر کی طرفوں میں انمولات اس کے
دیکھتی ہیں۔
آپ کے حرم کے لئے کہ انہوں نے خطرات کے لئے
مندی۔ اور انہوں نے گھر کی دکانوں کے لئے۔

کی زکوٰۃ کا طریقہ کیا ہے۔

کئے روزوں میں زکوٰۃ ادا کرنی پڑے گی۔ اور جن دفعہ کا حصار کا طریقہ اور اوضاحت کے ساتھ کسی اچھے شمارے میں اس کے جواب سے مطلع فرمائیں۔

کیا حرف حق کی اگر زکوٰۃ ادا کر لی جائے تو حروف مقطعات کی بھی زکوٰۃ ادا ہو جائے گی۔ یا دونوں کی لڑاؤ زکوٰۃ ادا کرنی ہوگی۔ یہ بھی وضاحت فرمائیں۔ میں کرم ہوگا۔

فزان مجھ میں حروف مقطعات کی کل تعداد ۲۹ ہے جو حروف کرد **جواب** بیان ہوتے ہیں۔ اگر انہیں حذف کر دیا جائے تو بہران کی کل تعداد ۱۲ ہوتی ہے۔ اور یہی حروف حروف نورانی کہلاتے ہیں۔

وہ حروف ہیں۔

ا، ب، ج، د، ه، و، ز، ح، ط، ق، ک، ل، م، ن، ی۔

اکابرین نے فرمایا ہے کہ جب تک کو چندی جہرات کو جانبدی کے گئے پر اگر ان حروف مقطعات کو کثرت کر کے لکھا جائے تو انہیں میں پڑیں تو ہر قسم کے خوف و ہراس سے محفوظ رہیں گے۔ اگر اس انگوٹھی کو پہن کر کسی عالم کے دربار میں گئے تو عالم کو بھی ہرگز نہ ہوگا۔ اور عزت و کرم سے پیش آئے گا۔ ان انگوٹھی کے استعمال سے ہر قسم کے جائز مقاصد میں اثر کے فضل و کرم سے کامیابی ہوتی ہے۔ اور اگر اس انگوٹھی کو وہ لڑکی پہن لے جس کا شہرہ آفاق ہو تو شہر کے فضل و کرم سے کہیں سے بیجا نکاح وصول ہوگا۔ اور مادی ہو جائے گی۔

اگر اس انگوٹھی کو پہن کر کسی فضیلاک آدمی کے سر پر باندھ دیا جائے تو اس کا فقر کا دور ہو جائے۔

اگر بادشہ کے پانی میں اس انگوٹھی کو دات کو ڈال دیں۔ اور صبح و شام پانی پانی پانی تو قوت حافظہ میں زبردست اضافہ ہو جائے۔ ان کے مقابلے میں ۱۴ حروف حروف نورانی کہلاتے ہیں۔

وہ یہ ہیں۔

ب، ج، د، ه، و، ز، ح، ط، ق، ک، ل، م، ن، ی۔

ان حروف میں سے جن حروف پر کوئی نقطہ نہیں ہے۔ وہ حروف مسموت کہلاتے ہیں جن کے ان پر نقطہ ہوتا ہے۔ وہ فونی کہلاتے ہیں۔ اور جن کے نیچے نقطہ ہوتا ہے وہ فونی کہلاتے ہیں۔ ان کی مجموعی تعداد کو حروف نورانی کہا جاتا ہے۔ جو کل ۲۹ ہیں۔

حروف حق کی زکوٰۃ کا طریقہ یہ ہے کہ جب چاند نزل شریف میں ہو تو ان حروف مقطعات کو ۲۴ مرتبہ پڑھیں۔ اگر صرف الف الف بھی کہتے رہیں گے۔ تو زکوٰۃ ادا ہو جائے گی۔ اگلے باب

بیا کا ورد کریں۔ اس طرح ۲۸ روزوں میں ۸ حروف کا ورد کریں۔ اور ہر حرف کا ورد ۳۲۴۳۲ مرتبہ کریں۔ ان سائر تمام حرف کی زکوٰۃ ادا ہوگی اس میں حروف مقطعات بھی شامل ہیں۔ حروف کی زکوٰۃ کے لئے حصار کی شرط نہیں ہے۔ البتہ وقت کی پابندی ضروری ہے۔ جگہ کی پابندی سے اس میں کمال پیدا ہوتا ہے۔ جگہ کی پابندی بجز شراعت نہیں ہے۔

کرت یا بلایا کچھ اور؟

سوال از: عبدالقادر۔

میرا نام محمد عبدالقادر والدہ کا نام فاطمہ بیگم والدہ کا نام محمد عبدالقادر دہری خیریت علیہم السلام میرا پر نام محمد عبدالقادر رکھا گیا تھا۔ اور بعد میں پر نام نکھوایا گیا تھا۔ مگر غلطی سے میرے کے شریعت میں صرف عبدالقادر ہی ہو گیا۔ **ABDULKHADEE** اور بعد ازاں ڈگری SC۔ اور ملازمت دفتر دفعہ کے سب ریکارڈز میں صرف عبدالقادر درج ہے۔ اور اب یہی نام رائج ہے۔

میلے نے میرے ۱۹۷۰ء میں پاس کیا۔ اور SC۔ ۱۹۷۳ء میں اور ملازمت ۱۹۷۴ء سے شروع کی۔ اور اب تک وہی ملازمت چل رہی ہے۔ میری تاریخ پیدائش اس طرح ہے۔ ۱۹۵۲ء۔ ۱۰۔ ۲۰۔ بروز منگل۔ شنبہ کے دن کے درمیان۔

دیگر میں کچھ پریشانی ہوں کچھ میں نہیں آتا کہ وہ کیا ہے۔ فقیر کا جتن کر توت یا بلایا۔ آپ براہ کرم اس پہلو پر بھی روشنی ڈالیں اور اپنے قیمتی مشورہ سے فائدہ لیں۔

جواب آپ کا نام عبدالقادر ہی ہونا چاہیے تھا۔ اس نام میں مذکر نہ ہے۔ محمد کا جو دو ستر ناموں میں صحیح رہتا ہے۔ مثلاً محمد حسن محمد انیس محمد حافظ وغیرہ۔ جب کسی کا نام اللہ کے معانی نام ہے۔ واجبہ ہوتی ہے۔ ہر وہاں محمد اور احمد نہیں لکھا جاتا ہے۔ یہی جگہوں پر علیہ السلام کا نام عبدالقادر اور عبدالقادر رکائی ہے۔

خیر راستہ طور پر آپ کے ساری فیکٹ پر عبدالقادر صحیح لکھا گیا۔ اب آپ اپنے کو عبدالقادی کہیں۔ اور عبدالقادر ہی بتائیں۔

آپ کا مفرد دور ہے۔ اور تاریخ پیدائش کی رو سے آپ کی قسمت کا دور ۳۲ ہے۔ سات کا نام آیتک مدد ہوتا ہے۔ اس لحاظ سے آپ کے اعداد میں کوئی عکس نہ ہوگا۔ اور آپ پر کسی بھی طرح کے اثرات بھی نہیں ہیں۔ اور وہی کسی نے بتایا ہے۔

آپ سے اپنا نام والدہ کا نام والد کا نام لکھا۔ لیکن اپنی بیوی کا نام نہیں لکھا۔ اور ہر ایک تاریخ پیدائش کسی بعض مرتبہ بیان بیوی کے

اعداد ہر تعداد ہوتے ہیں۔ اس کا دور ہے اس میں زکاوت پڑتی ہے۔ بعض اوقات شادی کی تاریخ کا عدد پیدائش کی تاریخ کے عدد سے بڑھتا ہے۔ اور زندگی میں مدد و جزر پیدا ہونے لگتا ہے۔ اور شہر پر کیا جاتا ہے۔ کسی نے لکھ کر دیا۔ یا کوئی جن صورت و کچھ بڑا کمال کا شخص ہے۔ کمال کے علاوہ بھی کچھ غلطیاں انسان خود بھی کرنا ہوتا ہے۔ جو اس کی زندگی میں بڑے اختلاص کا بنا رہتی ہیں۔

غالباً آپ کی شادی کی تاریخ آپ کے تاریخ پیدائش کے عدد سے متساوی ہے۔ اور اس لئے آپ مسلسل گزشتہ کاشٹاریں۔ آپ روزانہ اللہ تعالیٰ سے دعا کرو۔ **اللہم انزل علیہ من السماء کلاماً** پڑھا کریں۔ ان شاء اللہ آپ کو مختلف تاریخوں کے حکماء سے نجات ملے گی۔

جواب نوٹ کریں

سوال از: محمد امجد۔

آپ کا نام سائرہ طہسائی دینا سیرا کو یہاں سے بڑھا سکتی رہتے معذرت حاصل ہوں۔ بڑی خوشی ہوئی کہ آج کے اس دور میں بھی ایسے عالم موجود ہیں۔ جو ایسے قیمتی علم کا ایشارہ کیا جا رہا ہے۔

میرا ایک سال ہے۔ سیرا کو میرے طہسائی دینا صراط پر علم لاؤ۔ اور زریعہ میں ان شخصیتوں میں ۱۴ اقوالوں کے جمع ہیں۔ کیا یہ خبری کے حساب سے یا بیشتر اس کا حق کرنا ضروری ہے۔

نوٹ کریں کہ مذکورہ مقابلے میں ۱۴ اقوالوں کے ہر مقال علی الاعمال میں جمع ہونے ہیں۔ ان کا حق سن و سناہ سے نہیں ہے۔ انکو ہر مرتبہ جمع کر کے یہ قسم کی کارروائی کرنی ہے۔

طہسائی دینا کے لئے آپ نے جن پاکیزہ معذرت کا اظہار کیا ہے۔ اس کی قدر کرتے ہیں۔ اور دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ طہسائی دینا کی غامضیاں دور کر دے۔ اور اس میں اور زیادہ کھوار پیدا کر دے۔ تاکہ اللہ کے بندے اس کی قابل قدر خدمات سے مستفیض ہو کر کسی قابل بن سکیں اور خردت مندوں کو فائدہ پہنچا کر علم و دل کا نام روشن کریں۔

یہ بچہ اے غیر غفلت

سوال از: الامام نظام ولد محمد علی صاحب ہاتھ والے۔

میرے عرض ہے کہ میں آپ کی بھی کوئی تحوید کو پہنے ہوئے رہتا ہوں۔ اور ایک میرا ساتھی ہے۔ جو کمالی حد پر ہے۔ جب وہ اس تحوید کو دیکھتا ہے تو وہ کہنے لگا کہ تم اس تحوید کو اپنی گردن سے نکال کر کے بچک دو۔ کیونکہ تحوید گنڈ ہے۔ ہر بچہ دیکھ کر نا اور اپنی گردن میں پہنا کر ہے۔ اور وہ بچہ لگا۔

کے لگا کچھ ضعیف حد پر میں تحوید اور گنڈ سے کاہنہا نہیں سے ثابت نہیں ہے اس لئے تم پر کمالی کر کے اس تحوید کو اپنی گردن سے نکال کر کے بچک دو۔ کیوں کہ تحوید اور گنڈ سے کاہنہا نہیں ہے۔ ہاں صرف حد پر سے یہ بات معلوم ہوتی ہے کہ انسان قرآن کی آیت پڑھ کر کے صرف اپنے اوپر دیکھ کر سکتا ہے۔ نہ کہ اس کو تحوید بنا کر کے پہن سکتا۔ اور بھی اس نے حد پر کا اور قرآن کی آیت کا حوالہ دیا۔ اور کیا کہ یہ تحوید اور گنڈ سے نہیں سے ثابت نہیں ہے۔ چون کہ میں اس سے مطلع اور اس چیز کو صحیح ثابت کرنے کی کوئی حد پر نہیں معلوم تھی اس لئے میں خاموش رہا۔ لیکن میں قاسم کا اس بات کا کافی تخفیف ہوتی۔ کیوں کہ میں پورا اس بات پر یقین ہے کہ اگر یہ کام کرنا بھرتا ہوتا تو میرے دوست کے علم کے کام اس کام کو بڑھ کر نہیں کرتے۔ اور مجھ کو بھی اس سے منع کرتے۔

ہم امید کرتے ہیں کہ آپ اس کا مفصل جواب اپنے طہسائی دینا میں دیں تو زیادہ بہتر ہوگا۔ تاکہ عوام اس چیز کو بڑھ کر کے جا کا کاری حاصل کرے۔ اور اس کے مخالفین کا شہرہ کو جواب دے سکے۔ اور ہمارے لکھنے میں جو غلطی ہو۔ متاف کرنا۔ اور ضرور ہر ضرور میرے اس سوال کا جواب طہسائی میں دینا اور میں طہسائی دینا کا پڑھنے والا ہوں۔

میں بچہ اے کو بچہ نہیں کہ حد پر کہتے ہیں۔ اور حد پر کے **جواب** کئی نہیں ہیں۔ وہ یہی ہے کہ حد پر کی وجہ سے اس دور میں اولی حد پر کہلاتے ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ یہ دور ہی حروف غیر غفلت ہیں۔ اور انہوں نے جبے اپنی گردن سے تعلیق کا فائدہ نکال کر بچک ہے۔ جبے یہ اور زیادہ غفلت میں کر دئے ہیں۔ یہ تعلیق کا بہرین اور فقہاء کی نہیں کرتے۔ یہ تعلیق کرتے ہیں اپنے من سے نہ تو اللہ کی۔ اور تعلیق کرتے ہیں نفس کو اس کی۔ کیوں کہ تعلیق کے بغیر زندگی میں روح بھی کوئی اختیار نہیں مل سکتا۔ کسی حد پر کی تعلیق تو اسے کرنی ہی پڑے گی۔

جو لوگ تحوید گنڈوں کو شریک بناتے ہیں۔ وہ دراصل کلام الہی کی کوئی تذلیل کے رنگ میں حالانکہ کلام الہی کا احترام اور اس کا فائدہ دینی ہر انسان پران و جدید کی ملامت ہے۔ جو شخص اللہ کے کلام کو شریک سے نہیں کرتا تو اس کے سلوک میں جو ہے میں کوئی کلام نہیں۔

اگر حد پر رسول سے تحوید ثابت نہیں تو حد پر رسول سے فاکش کا گناہ اور آپریشن کا کرنا بھی ثابت نہیں۔ اور حد پر سے

تو کسی کا اپنی حد پر ہونا بھی ثابت نہیں۔ اگر اصل حد پر کی کوئی حقیقت ہو تو صحابہ کرام اپنی حد پر کہلاتے کیوں کہ انھوں نے اللہ کی طرف سے قول و فعل کی حفاظت کرنے والے صحیح معنوں میں دیکھے تھے۔ جب میں اپنی حد پر نہیں مانا گیا تو بعد کے پیدا ہونے والے حضرات کو اصل حد پر کہنا اور سنا

ہیں ابھی اس لڑکے سے روز ملتی ہے۔ لیکن کوئی بھی اسے دیکھ نہیں
پا سکتا ہے۔ اور وہ سب کی ساتھ سے نہ پاؤں نہ جان چلاتی ہے۔ میں یہ
کتنی ہوں کہ اس کی شادی کروں۔ لیکن ہمارے رشتے دار اور مگر والے
اس کے خلاف ہیں۔ وہ کہتے ہیں پہلے بڑی کی شادی ہوگی۔ پھر یہی اب
بھی گھر بھر کی آنکھ کا تارہ ہے۔ کیا میری اپنی بہن کی وجہ سے شادی نہیں
ہوگی۔ میری بہن کے میرے سوال کا جواب دیا۔ اور میری پریشانی دور
کر دی۔ پھر پھر آپ کی احسان مند ہوگی۔

مولانا منظور نعمانی والے مضمون پر اظہار شکایت

سوال از عمران اختر مدنی۔ قدوائی مدد دی ہوئے۔ ناگہان سے ہمارے
آپ کا اپنا کھانا دنیا الوداعہ پیر کے زیرِ ملاحظہ تھا۔ یہ ملاحظہ
میں مولانا منظور نعمانی کی سوانح مکتوبات نظر سے گذری۔ مضمون
جگہ بہ جگہ تھا۔ لیکن انہوں نے آپ کے وہ بات جہاں کسی غلط فہمی یا
بہت بستر ہوتا ہے مضمون لکھ کر الفرقان کے دفتر بھجوا دیے۔ وہ مضمون
اصلاح کر لیتے۔ یہ میری ملاحظہ ہے۔ کیوں کہ آپ کے اس مضمون میں
کے بیشتر لوگ ہجوم کی ذات سے بدگماں ہو گئے ہوں گے۔ شریعت میں
بعد الموت جوابی بیان کرنی چاہیے۔ ذکر برائیاں۔ آپ کو جو کچھ کیا وہ
کیا۔ خود احتساب نفس کی ذمہ داری ہے۔

اور ان کی شخصیت پر غلط فہمیاں لکھ
میری مدد بھی صاحب امتیاس ہے کہ کم از کم
اس کی اصلاح کتابوں میں دینے سے نہیں ہوتی۔ افسوس
لکھ تو زیادہ اچھا ہے
کھل گئی جبے جنرل جیٹ
اپنی ہی نظر سے لکھ گئے ہم

جواب

میں جانتا ہوں کہ مولانا منظور نعمانی والے مضمون کو پڑھ کر بعض
حضرات کو ناگوار رہی ہوگی۔ کیوں کہ مولانا منظور نعمانی انیس
حضرات کے نزدیک بہت بڑے عالم بھی تھے۔ اور بزرگ بھی۔ لیکن اپنے
تمام حضرات سے تمہارے عرض کرنا چاہوں گا کہ اگر ابراہیم مدنی کے مضمون
کی گہرائی سے جاننے کی زحمت کریں۔ طبعی طور پر اگر مضمون کا مطالعہ کریں گے
تو ناگوار ناگوار رہی ہوگی۔ لیکن اگر گہرائی میں جائیں گے۔ تو یہ اندازہ لگایا
مشکل نہیں ہوگا کہ ابراہیم مدنی کے قلم میں برائے نام جو خرابی پیدا ہوئی ہے
وہ سیدنا امام حسینؑ کی بے حرمتی کی وجہ سے ہوئی تھی جس کا ارتکاب ان
کے صاحبزادے نے ایک غیر متیاری کتاب لکھ کر کیا تھا۔ اور اس پر حضرت
نعمانی صاحب نے تحریر کی مقدمہ لکھا تھا۔ اور بعض جگہ اسے لکھ کر
پوری آتش کے لئے دلخراش اور دھمک دے تھے۔

حقیقت یہ ہے کہ کواقدہ کرا۔ تحقیق کے نام پر ایک مذاق خفہ اور
اس کتاب کے خلاف جب مقررہ حضرت مولانا سید ابوالحسن علی مدنیؒ
تلا تفرغہ سے آیا تھا تو مولانا نعمانی کے صاحبزادے آپ سے مل کر ہو گئے
تھے۔ اور انہوں نے مولانا مدنی کے خلاف الفرقان کے صفحات سے بڑی

جواب

آپ کا مسئلہ بہت نازک ہے۔ ایک تو آپ کی مہبت نیاڑ ہوگی۔
عورت چالیس سال کی عمر میں زمانہ باس کو بچا جاتی ہے۔
آپ نے اپنی عمر ۴۵ سال تکھی ہے۔ اس عمر میں کسی لڑکی کی شادی ہونا
بظاہر مشکل ہے۔ یوں اشرافیہ قواس دنیا میں دیکھنا ممکن ہے نہ کچھ
مشکل ہے۔ دنیا ان کے اشاروں پر مٹتی ہے اور ان کی ذات اسباب کی عمدہ
نہیں ہے۔ وہ جب چاہیں کن فیکون کا مظاہرہ کر سکتے ہیں۔ وہ قادرِ مطلق
بھی ہیں اور مختارِ کل بھی۔ لیکن ظاہری صورت حال میں آپ کا مسئلہ کئی
بنا پر پیچیدہ ہے۔ ایک تو آپ کی عمر زیادہ ہے۔ دوسرے مگر میں آپ کا جو
ہیں غیر شادی شدہ ہے وہ آپ سے عمر میں بھی کم ہے۔ اور توجہ کار کو
بھی بن جاتی ہے۔ سب سے سلافتوں کی یہ جہالت کہ پہلے بڑی کی شادی کر لیں گے۔
خواہ بڑی کے انتقال میں چھوٹی بھی بوڑھی ہو جائے۔ آپ کے مسئلے کو اور
زیادہ پیچیدہ بناتے ہوئے ہے۔ اور پھر آپ احساں کنزی کا شکار ہیں۔
کل ملا کر آپ کا مسئلہ کافی سنگین اور پیچیدہ ہے۔ لیکن کسی بھی صاحب
ایمان کو کسی بھی حالت میں مایوس نہیں ہونا۔ اس لئے کہ بندے حالات
کے سامنے بے بس ہو سکتے ہیں۔ مگر بندہ کا خالق کسی بھی حالت میں
بے بس اور مجبور نہیں ہے۔ وہ چاہے تو درخشاں میں بھی پھول کھل
دیں۔ وہ چاہے تو پتھروں کی کوکھ سے چھوٹے پتھر لگے۔ وہ چاہے تو پتھر
زمین میں سترے آگ سکتے ہیں۔ اور اگر وہ چاہیں یا س کے انہیں بیرون
سے آس کے اچلے پیدا ہو سکتے ہیں۔ ان کے لئے ممکن یا ممکن نہیں ہو سکتا
ہوئی اپنی مشکل آسان سب برابر ہے۔ اس لئے ایمان و یقین کیساتھ
آپ اسی کا دروازہ کھٹکھٹائیں۔

پربندہ کو سورۃ یوسف پڑھیں۔ اور ہر قسم کو سورۃ احزاب تلاوت
کریں۔ اور بغیر کسی شرم اور جھجک کے اپنے رب سے اپنی شادی کی دعا کریں
وہ مانگ دے گی۔ اور وہ ہمارا دوست بھی ہے۔ وَاللّٰهُ بِشَیْءٍ لَّیْسَ بَیْنِیْ
وَالْاَیْمَانِ اَبْرَارًا لَّوْکُلُوْا مِمَّا دُوْنَکُمْ ہاں اس کے سامنے بے تکلف اپنی باتیں
اور اپنے جذبات بصورتِ دعا رکھتے۔ مجھے امید ہے کہ جب اس
نے کسی کو بھی غم نہیں دیکھا تو وہ ان کی بھی غم نہیں رکھے گا۔ اور میرے

توجہ میں ان کی تسخیل صاحب نے سیدنا امام حسینؑ کی دعوت کے تحت
کے بعد ان کے خلاف کیا کیا کیوں لکھی۔ اور آپ نے انہیں بے حیثیت کیوں
نہیں کیا۔ جواب اب احسن مدنی کو کر رہے ہیں۔
کیا آپ کے نزدیک سیدنا امام حسینؑ کی شخصیت اتنی بڑی تھی ہے
کہ انہیں بے حیثیت کرنا آپ مدنی صاحب کو مستحب ہے۔ تو سیدنا امام حسینؑ
کے بار میں چند ایسی باتیں تو لکھ کر دلائیے۔ کیا اسی کا نام دینا داری
اور حق پرستی ہے کہ انسان وہ بیان کرتے وقت مضمون کو پیش نظر رکھے۔
آپ نے اپنے مضمون میں جو شعر لکھا ہے۔ وہ صرف الزام ہے۔ اور فیصلہ
ہر صاحب جو لکھتے ہیں کہ اس شعر کا مصداق ابراہیم مدنی ہیں گے یا آپ
یا وہ ہیں ان میں تسخیل جنہوں نے سیدنا امام حسینؑ کے خلاف دعوت کرتا
تھا پھر یہ بازی کی مصلحت سمجھتی ہے۔ اور اپنی بیت کو رسوا کرتے کا بروگرم
بچا ہے۔

یقین صاحب نے صرف یہی نہیں کہا کہ اس بیت کو نہ بنایا اور ان
کے خلاف کاغذی بیان کرتے وقت میں ایمانی باتیں تحقیق کے نام پر
حوالہ دے رہا ہوں۔ بلکہ انہوں نے آئینہ کے اساطین کے خلاف اور باغی
اسلامی کے خلاف ایسا زہر و آفتہ کرنا کیا ہے جو ان میں سے گھول لے کر
سب سے کسی حق و باطل میں تمیز کرنے والے کی حکومت ہوتی تو یقیناً ان میں سے
یقیناً امرِ حق کی سزا ملے۔ لیکن یقین صاحب کے قلم نے تو ظلم کیا ان میں سے
وقت نکالی ہیں۔ جب حکومت کی باگ گردان لوگوں کے ہاتھ میں ہے جو
عمر اسلامی تاریخ کا بڑا چل رہا ہے۔ اور ہمارے بڑوں کی بڑی اچھلتی
دھچکنگ دیکھ کر ہوتے ہیں۔ اور اس کے جس آئینہ کی موجودگی میں مسلمانوں
کا نام اچھا لے۔ جس کا حال ہے کہ اگر کسی میں بے حد بزرگ کے خلاف
سلطنت میں رد و لغت نہ ہوں تو اس آئینہ کی اچھلتی شرخ پڑھاتی
ہیں۔ انہوں میں سے مگر اور چھڑا جاتے ہیں۔ زبان زہر آگے لگتی ہے اور
اگر اپنی بیٹ کے خلاف کوئی دفتر کے دفتر بھی لکھ دے تو اس کے جس آئینہ
کے کاؤں پر وہ لکھ نہیں دے سکتی۔ خدا ہی جانے کہ یہ حقوے کا علاج ہے یا
گمراہی کی سزا ہے!

یہ تکلف اور بے نامل یہ بات عرض ہے کہ اگر بیٹ اور اس گھڑت
کی بات لکھ کر کوئی مضمون میں سکتا ہے تو پھر سلمان اور شید سے بڑا تو تحقیق
کوئی بھی نہیں ہے۔ سلمان اور شید کا نہ بڑا کوڑا نہ بڑا جھانٹ کیلئے
نعمان وہ نہیں تھا۔

آئینہ بر روی ہولت کے خلاف ایک لفظ بھی رد و اشتہار نہ کر سکی اور
یہ جام زہر و شراب نہ کر سکی۔ لیکن محمد احمد علیؒ کی اور میں ان میں سے تسخیل کا
ایک اور کواقدہ کو مستحضر رہے۔ اسے تو آئینہ کوئی اور تو افلاک و تہ

لے دے گی حتیٰ کہ سب سے اسی دلی نکالنے کے لئے اس میں مضمون لکھے تھے۔
حیث کہ بات چکر افسوس مولانا شریک سلم کے قاسم کے خلاف چنا
دشمن کرکٹ میں آجائے تو بھی اس آئینہ کے مضمون حساس لوگوں کے کاؤں
پر چوں بھی نہ لکھیں۔ اور وہ ہم کو بھی مایوس کر رہا ہیں۔ چیک
قواسم و سولی کی شخصیت پوری آئینہ کے نزدیک مسلم ہے۔ اور جب کہ ایسے بزرگ
کے خلاف ادب و احترام کے ساتھ بھی تنقید کر دیتے۔ حالانکہ وہ پوری آئینہ
میں صد فیصد قبول ہیں۔ تب بھی جس حساس لوگ بکھر جاتے ہیں۔
اور سچائی کو برداشت نہیں کر پاتے۔

اگر کسی کے کہنے کے بعد اس کے کسی بھی عمل و قول پر تنقید کرنا گناہ ہے۔
تو جو وہ میں سے کے بعد سیدنا امام حسینؑ کے کردار میں کثرت تلاش کرنا
کوئی نیکی کی بات تھی؟
حقیقت یہ ہے کہ آپ نے مدنی صاحب کے مضمون کو برحق تو مانا بعض
لوگ ہیں کو ان کا شعور بڑے بہت بھی نہیں وہ اس مضمون کو غلط فہمی
کی گھر رہے تھے۔ اور ایسے گھر چلائے بیٹھے تھے۔ جیسے ان کے گھر میں
خفیہ زنی کر رہی ہو۔

لیکن ایسے تمام لوگوں کو یہ بات ہمیشہ کے لئے نوٹ کر لینی چاہیے کہ
ہم اپنی عقل و فہم کے اعتبار سے جو بھی لکھتے ہیں اس کی اشاعت و
کرتے ہوئے صرف ان کی رضا کو ملحوظ رکھتے ہیں۔ لوگوں کے چہروں پر
بکھر رہی ہوئی سلوٹوں کی ہنس کوئی پردہ نہیں ہوتی۔ حق حق ہے اور اس
کا اظہار کرنے میں تاویل کرنا گناہ و کبیرہ ہے۔ لوگوں کی مدح و مذم کے
پردہ کرنے والے اشاعت حق کا کام نہیں کر سکتے۔

آج ہمارے دین میں خرابی ہی اس لئے پیدا ہوئی ہے کہ ہم نے
تنقید برداشت نہیں۔ ہم صرف تعریفوں کا طواغیٹ کھاتے
ہیں جبکہ کردار کے اندر ان قدر احتیاج کے فقر و فاقے سے پیدا ہوتا ہے
تعریفوں کے مال طبع سے ہے۔

آپ نے فرمایا ہے کہ شریعت میں بعد الموت جوابی بیان کرنی چاہیے۔
مجھے اس بات سے مدلی صداقت نہیں ہے۔ اگر ہم مدنی صاحب اس بات
کو درست کہہ لیں گے تو ناگوار ہیں جو راویوں پر فرض ہوئی ہے۔ وہ سب
کی سب سب تو ہم کے دائروں میں آجائے گے۔ اور شریعت میں شمار ہوگی۔
مولانا نعمانی کا وہ مقدمہ جو آفتہ کرا کر لکھا گیا ہے سیدنا امام حسینؑ
کی شخصیت کو موردِ نکرتا ہے۔

حیرت ہے کہ آپ نے اس مقدمہ کے بار میں ایک حرف بھی قلم سے
جس نکالنا اس صاحبِ بیت کی آئینہ کے دن آپ کو بھی کھڑے میں کھڑے
ہوں گے۔ اگر آپ کے اصول سے نہ کر کے مدنی کو بھی بھانپیں کہنا چاہیے

نظرِ ثلث کے مقابلے میں کتر بھی جاتی ہے۔

نظر مقابلہ یہ کامل دشمنی کی نظر ہے۔ اس وقت دوستارے ایک دوسرے کے سامنے ڈٹ کر دشمنوں کی طرح کھڑے ہو جاتے ہیں۔ اور ان کے درمیان ۱۰۰ ادب کا قافلہ ہوتا ہے۔ اس وقت اگر نفرت و عداوت کسی گناہ کو کرائے، کسی کو برباد کر دے، کسی کی بندش وغیرہ کرانے کے تو عذاب کیے جاتیں تو بازان الشہ بہت جلد اپنا اثر دکھاتے ہیں۔ یہ گھڑی خمس اکبر کہلاتی ہے۔

مزید اس نظر کو کہتے ہیں۔ جس میں دو ستاروں کے درمیان ۱۰۰۰
کافاصلاتی رطائے یہیم دشمن کی نظر ہوتی ہے۔ اس میں بھی حضرت اور
داؤد کے تعویذ لکھے جاتے ہیں۔ اسے علم نجوم کی اصطلاح میں غیب
کہتے ہیں۔

ستاروں کو بعض درج میں مقام شرف حاصل ہوتا ہے۔ اس وقت اس ستارے کی قوت پورے شباب پر ہوتی ہے۔ اور دنیاوی ظلم پر یہ قوت اپنی صلاحیت اور صفات کے مطابق پوری شدت کے ساتھ اظہار ہوتی ہے۔ چنانچہ قرآن شریف میں یہ فوراً ہوتا ہے۔

عطار کا شرف بُرج سنبلہ میں ہوتا ہے۔ — زہرہ کا شرف بُرج سنبلہ میں ہوتا ہے۔
شمس کا شرف بُرج حمل میں ہوتا ہے۔ — تریخ کا شرف بُرج جدی میں ہوتا ہے۔

مشرقی کاشرف مجروح سرطان میں ہوتا ہے۔ اور ذمل کاشرف
ج میزان میں ہوتا ہے۔

مثلاً جب شمس کو بُرجِ حمل میں مقامِ شرف حاصل ہوتا ہے۔ اس وقت اس کی قوت کی گنا ٹھہر جاتی ہے۔ اس وقت بنائے گئے کامِ بار ترقی کے تحویدِ حد سے لیاؤ نہ موثر اور مفید ثابت ہوتے ہیں۔ اور اسٹارز پرہ کو بُرجِ حوت میں شرفِ مقام حاصل ہوتا ہے۔ اور اس وقت اس کی گنا ٹھہر جاتی ہے۔ یہ وقت سال ایک مرتبہ آتا ہے۔ اور بہت ہی قیمتی وقت ہوتا ہے۔ اس وقت نے چاندی کے بڑے بڑے خیمبر کے نقش بنائے جلتے ہیں۔ جو بے حد مؤثر ہوتا ہے۔ اور کبھی خطا نہیں کرتے۔

جس طرح مختلف مروجوں میں مختلف سیاروں کو شرف کا مقام حاصل ہے اور اس وقت ان کی قوت کی گنا بڑھ جاتی ہے اسی طرح نہ مروجوں میں جا کر یہی سیارے ہبوط میں آجائے ہیں۔ اور ہبوط میں ان کی قوت کی گنا گھٹ جاتی ہے اور کبھی کبھی صفر کے برابر

روہ جاتی ہے۔
ستارے بھی سیدھی راہ ملتے ہیں۔ اور کبھی ان کی راہ جلتے ہیں۔
کوہلیات کی اصطلاح میں رجعت کہا جاتا ہے۔

منازل کے طور پر اگر زندگی کی تقدیر کا سناؤ تو ہر قسم کے غم و اندوہ
قدیم پر روکتے ہیں۔ وہ خود بھی دوسروں سے محبت کرنے کا اور اس
بھی اس کی طرف ہمیشہ رجحان رکھتے ہیں۔ لیکن یہی وجہ ہے کہ جب حالت
میں ہوگا تو زندگی کے سبھی سے جھگڑے شروع ہو جائیں گے۔ وہ خود بھی
سے لڑے گا۔ اور لوگ بھی اس کے درپے رہیں گے۔ اور یہ سب کچھ
طے شدہ نظام کے تحت ہوگا۔ جو خالق کائنات نے نہایت ہی
ہے۔ اس لئے کہ وہ اپنی پیدا کردہ دنیا کا نظام بنانے میں کسی کدے
لیئے کا محتاج نہیں تھا۔ وہ خالق بھی ہے۔ مالک بھی ہے۔ راز بھی ہے۔

دور خود بخار بھی ہے۔ اس نے چاند سورج اور ستاروں کو اپنی آنکھ سے دیکھ کر دیکھا ہے۔ جس طرح فصلوں کے موسم بدلنے رہتے ہیں، اسی طرح ستاروں کی گردشیں سے تقدیروں کے موسم بھی بدلتے رہتے ہیں۔ ستاروں ہی کی گردش کی بنا پر انسان اٹھتا ہے اور ستاروں ہی کی گردش کی بنا پر انسان گر جاتا ہے۔ ہر شخص کی زندگی میں کبھی خوشحالی ہی ہے کبھی بدحالی، کبھی عروج آتا ہے، کبھی زوال، کبھی عزت ملتی ہے، کبھی رشتہ، کبھی انسان مقبول ہو جاتا ہے، کبھی بخوشی، کبھی

لوگوں کے پیچھے بھرتا ہے۔ کبھی لوگ اس کے پیچھے بھرتے ہیں۔ گرد و پیش
ایسا بنا پر فقیر بادشاہ ہو جاتے ہیں۔ اور بادشاہ فقیر اور غریب ہو جاتے
ہیں۔ اور غریب امیر۔ چھوٹے بڑے ہو جاتے ہیں۔ اور بڑے چھوٹے۔
تدار داریاں ہو جاتے ہیں۔ اور کم ظرفوں کے ہاتھوں میں اقتدار
آتا ہے۔ اور یہ سب مستاروں کے عروج و زوال سے ہو رہا ہے یہ
اروں کا عروج و زوال حکم خداوندی کا یا نہیں ہے۔

بروردستاروں کی چالیں اور ساقیوں دن میں ۱۲ مرتبہ کی جگہ
منگل کے دن کا حکم ترس ہے۔ اس لئے منگل کو پہلی ساعت بک
ہوتی ہے۔ اور یہ ساعت بغض وعداوت کے کاموں کے لئے مؤثر
نہ جاتی ہے۔

بدھ کے دن کا قاکم عطار ہے اس لئے بدھ کے دن پہلی شنبہ
 بدھ کی ہوتی ہے۔ اور برسات شنبہ و بھٹ کے کاموں کے لئے ہوتی
 ہے۔

جمرات کے دفنا کا حکم مشنری ہے۔ اس لئے جمرات کے دفن کی
مٹ مشنری کی ہوتی ہے۔ اور اس سبب رزق اور ترقی کے کاموں
نے ہائر مشنری کی پالی ہے۔

آسانی ولادت کے لئے

سوال الہام حاصل ہے انعامی

غازی آباد

سوال: ان حادثہ انصاری میری بیوی جھوٹا ہیں کہ میں بھی قتل ہو گیا ہوں اسے بہت تکلیف ہے۔
 نام: انکار نام ہے۔ اگرچہ کہ ان کی موت ہو گئی ہو، لیکن ان کی زندگی کی حالت سے گزر کر ان کی موت ہے۔ اب میری بیوی کو بھی جو ہے
 کا جواب ہے۔

کی پیدا آغش میں آسانی ہو۔ بڑی امید کے ساتھ دعا گو رہی ہوں۔

جواب : اس لئے میں روکا ہوا تھا کہ جوتن حالت صلیبہ کے ساتھ
میں رہا کرتا تھا وہاں سے نکلتے وقت اس کو شرمناک لگتا تھا۔
میں یہ دیکھ کر کہ اس کی باتیں کان پر پڑتی تھیں مجھے غصہ ہو جاتا تھا۔

اس کی امانت ہے۔

رزق کی فراوانی کے لئے

سوال از: مسید کاظم

سوال ۱۲: سید کاظم
ہمارا کام روپے سے بڑھتا چلا گیا اور ہمیں حد سے زیادہ
خوش حال تھی۔ دھانے کی کھڑکی کے ساتھ دن بدن غائب ہو چکے
تھے۔ بعض روٹیوں کا ہلکا ہے کہ کسی عامل کو دکھائی دے سکتا
ہے۔ کسی نے ہندو کی گرفت کر کے یوں جس کی دیکھ کر ہاں بھی ہاتھ
ڈالتے ہیں۔ نقصان ہوتا ہے۔ اور آمدنی کھٹکتی چلی جا رہی ہے۔ اور اگر
بڑھتا چلا جا رہا ہے۔ ابھی ایک مالدار زمین کے شور سے پر ہوا ہے
رسالہ بہت شوق سے پڑھتا ہے۔ آپ کو کھانا کھارہا ہوں۔ آپ کو کھانا
بھجوانا چاہتا ہوں۔ میں آپ کا جتنا چاہتا ہوں۔ آپ کو کھانا
کروں گا۔ آپ چاہیں تو میرے خدایا صاحب رسالے کے ساتھ بھی دے سکتے ہیں
ناکام و سونے کو بھی ڈال دیتے ہیں۔

جواب سوشل مہی ہو گا۔ اور آپ کیسے روزانہ کے روزانہ سے ہر طرف سے کھینے شروع ہو جائیں گے۔

جس کے دن الٹا کم نہ ہو ہے اس لئے جس کے دن کی پہلی ساعت
روز کی پہلی ہے اور یہ ساعت شادی بہت اور پیغام نکاح کے لئے
مختار ہے۔

پہلے کے دن کا حکم ازل سے ہے۔ اس لئے پہلے کے دن کی باتیں
 رطل کی ہوتی ہے۔ اگرچہ رطل غیر متاثر کی ساق ہے۔ اور اس کی ساق
 میں الفت و عداوت کے کام کی ہوندیں ہوتے ہیں۔ لیکن پہلے کے دن میں
 کی پہلی ساق مہلک کبھی گئی ہے۔ اور اس میں کوئی بھی مثبت کام کیا گیا
 ہے۔ افوار کے دن کی پہلی ساق خس کی ہوتی ہے کہ
 افوار کے دن کا حکم خس دی ہے۔ اس کی ساق میں رافق کا ہوا
 حصول ملازمت کے عوض نوٹ فرموتے ہیں۔

ہوئی ہے۔ اور قرنی سفاقت میں کوئی بھی اچھا کام کیا جاسکتا ہے۔

[illegible]

آخر میں یہ بھی کہہ لیجئے کہ ایک ٹیپ کے ۲۰ سو روپے ہوتے ہیں۔
۱۔ رقیقہ کا ہوتا ہے۔ ایک ذیقہ ۱۰ ناہار کا ہوتا ہے۔ اور ایک ناہار
کا ہوتا ہے۔ بالکل اسی طرح جس طرح گھٹا سنت سکینڈ ہوا کرتے
سورج کج حال کیا ہے اور اسے کو تھکا جائے تو اس کو شرف
حاصل ہوتا ہے۔ اسی طرح اگر کوا جب شرف میں ۲۰ روپے کو
تو اس کو مقام شرف حاصل ہوا ہے۔ اسی طرح سورج جب کج

[illegible]

پھر بار بار کہتا رہا کہ میں نے انشاء اللہ سب سے زیادہ وفات کر کے اکبر کو ملو
لوں گا۔ _____ اشراف سے ظلم کا جوئی طاقتور

کے بعد میں کئی دنوں کا رخصتہ انجام دے گا۔

فہر کی نماز کے بعد سورۃ شمع ۲۲ مرتبہ اور آگے بچھے درود شریف ۱۳۱۳
مرتبہ پڑھیں۔

مغرب کی مثال کے بعد۔ سورہ نمبر ۲۴ مرتبہ اور آگے پیچھے ذکر
بھی ۲۳، ۲۴ مرتبہ پڑھیں۔

عشاق کی ناز کے بعد سورہٴ نغصہ ۲۵ مرتبہ پڑھا کرے اور آگے پیچھے ۲۵۱۲۵ مرتبہ درود شریف پڑھیں۔ انشاء اللہ چند ہی روز میں زبردست اثر ظاہر ہو گا۔ اور آمدنی میں اضافہ بھی ہو گا۔ اور جو کچھ ملے گا انشاء اللہ اس میں شہود و برکت بھی ہوگی۔

سوال از: عبدالرشید _____ چهارم

میں آپ کا سالہ رہائی سے پڑھتا ہوں۔ اور ہر سال سے کچھ
کچھ سیکھتا ہوں۔ آپ قوم و ملت کی جو خدمت کر رہے ہیں۔ وہ بیشال
ہے۔ اللہ آپ کو جزائے خیر عطا کرے اور آپ کو دینی ترقیاں عطا
کرے۔ آج میں بھی آپ کے پاس میرے لئے خدمتِ حاضر
ہو رہا ہوں۔ میری ایک خواہش ہے۔ جس کا میں اظہار کرنا نہیں چاہتا۔
اس خواہش اور غم کو پورا ہو جانے کے لئے کوئی ذلیلہ تحریر فرماؤں تو آپ
کے لئے غم بھر دے گا کروں گا۔

جواب: تم میری بھی دعا ہے کہ اللہ اس کو پورا فرما دے اور آپ کو خوشی عطا کرے۔ اگر آپ چالیس دن تک دعا کرنا شروع کر دیا کریں تو اللہ تعالیٰ بڑھیں۔ اور اول و آخر گیر گیارہ گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھ کر اپنی نرادر اور اولاد کی غفلت کے لئے دعا بھی کریں تو ان شاء اللہ اللہ تعالیٰ ان کے اندر اندر آپ کی نرادر پوری ہونے کے آثار ظاہر ہوں گے۔ ایمان و یقین کے ساتھ اس عمل کو کریں۔ اور کرشمہ قدس و تعین۔

اگر آپ سندھ میں ملے نقش کو جو اعلیٰ القہر میں رہی کا نقش ہے۔
کتاب و سفر میں کسی عامل سے کھرا کر اپنے دائرہ باز و پرانہ کیا
تو انشا اللہ آپ کی عمارت بہت جلد پوری ہو جائے گی۔
نقش یہ ہے۔

دشمنوں کی ریشہ دوانیوں سے بچنے کیلئے

سوال از: نیر احمد قاسمی _____ سلطان پور

میرے کئی دشمن ہیں۔ جو میری جان کے ورے ہیں۔ ایک دوسری ہانک پر اختلاف ہوا تھا لیکن اہل جان کی چھات اور دشمنی سے کسی طرح نہا نہیں مل پائی۔ آپ کو ایسا مل تجویز فرما رہی کہ جس کا سہارا لے کر کسی آئے دشمن کی دشمنی اور ان کا ریشہ دوانیوں اور ان کے بغض و حسد سے بچ سکیں۔ اور یہ جو پر قابو نہ سکیں۔

گنبدہ روز یک سونہ کو کرکے گیارہ سو گیارہ مرتبہ وقت روزانہ
جواب اس طرح پڑھیں : یا اسئلہ انا ما اعطینا یا اکتفوا اکتفوا
 سوسہ ائیں کہتے ہیں : یا اکتفوا انا ما اعطینا یا اکتفوا اکتفوا
 الا بکتفہ اس میں ہیں آگے بھی درود شریف پڑھیں ۔ انشاء اللہ کرکے
 روز تک اس میں کو کر کے سو دھنوں کی لپٹا میں بند ہو جائیں گی ۔ اور
 انہیں اپنے جرمے مقاصد میں کامیابی نہیں ہوگی ۔

سوال از: الیاس احمد _____ میرٹھ۔

سکون دل کے لئے کوئی ایسا عمل بتائیے جو مطلقاً خاص راستہ کو
 بڑھ سکوں۔ دل بے چین رہتا ہے۔ اور میں بھی نہیں آتی۔ حالانکہ کئی بار
 کوئی پریشانی نہیں ہے۔ اس کا راز کیا سبھی کچھ ہے۔ لیکن سکون سے
 عذر دیں۔

جواب آپ نے پڑھا ہو گا یا سنا ہو گا کہ حق تعالیٰ قرآن حکیم میں فرماتے ہیں۔ اَلَّذِي كَرِهَ الْمُشْرِكُونَ تَقَطُّعُ الْقُلُوبِ ”عبرداروں کی سلاخوں اور پتھروں کے زکریس ہے۔ اس لئے آپ زیادہ سے زیادہ اللہ کا ذکر کریں۔ اور مومن تک بِعَدِ الْغَوَاةِ تَتَغَايَا“ امر تیر پڑھا کریں۔ اس آیت کو سوتے وقت پڑھیں۔ چاہیں دن یا رات آپ ایسا فائدہ محسوس کریں گے کہ خود آپ کو حیرت ہوگی لیکن شرط یہ ہے کہ آپ اس عمل کو کامل یقین اور سکل ناطقہ و نصیاط کے ساتھ انجام دیں۔ عید یقین اللہ سے حق عمل کو بے جان کر دیتی ہے۔

سوال از قریش احمد

ہمارے گھر میں آئے دن عیبیں نازل ہوتی رہتی ہیں۔ اکثر لوگ
 یہاں رہتے ہیں۔ اور شکی بھی اکثر ہوتی ہے۔ گھر میں آپس کی ناچاقی سے
 بھی ہم سب لوگ پریشان ہیں۔ ایسا حال بتائیں کہ ہمیں ان مصائب
 سے جس کارامل حالت اور آئندہ کے لئے حفاظت رہے۔

جواب کوئیک لوگوں کی صحبت میں بٹھائیے۔ خود بھی ایک لوگوں کے صحبت اختیار کریں۔ ایک لوگوں کو گھر میں دفن و فساد نہ رہیں۔ اور کسی سزاوی سے چار چوبیس گھنٹوں پر جو مشق دیں۔ سو دھڑکھڑاکر گھر کے چاروں کونوں میں دلی کر دیں۔ انشاء اللہ بہت جلد آپ کا گھر معاف و کام اور امراض و آفات سے محفوظ ہو جائے گا۔

سوال باز محمد حنیف _____ شاملی۔

روزگار میں نثری کے لئے کوئی نواز عمل رہا تھا۔ جو کہنے سے
آسان ہو اور سچو کے اعتبار سے بہت خوش ہو۔ احسان ہو گا۔
رات کو بعد نماز عشاء میں کھڑی کر لے اور سورۃ الفاتحہ پڑھا
جواب پڑھنے پر ہی۔ جسک طے سے نہ ہو لے۔ اور ہزار کے بعد بھی
نہ پڑھنے پر ہی۔ انشاء اللہ بہت عطا ہو گا۔ کہ آپ کو ہی لگے کہ آپ کا روزگار
کے لئے کوشش رہا ہے۔ اور اگر میں اپنا روزگار بھی کر رہی ہوں۔

سوال ان شمیم اختر

کوئی فائدہ نہیں پہناتا آپ کے درحاصل ہے کہ کہ آپ اس بارے میں کوئی مشورہ دے کر فکر سے کام لے لیں۔

غنا میں شمال کی کھائی سے ایک چھوٹا ٹھہریں پانی نکلتا تھا اور
جواب درمیان البرار کے آخری حصہ کو ایک کنوڑے میں سمیٹ کر
 پانی لیکر اس پر سوراخ نہیں سات مرتبہ پڑھ کر دم کر دیں۔ اولیٰ و آخر سات
 سات مرتبہ در و در شریف بھی پڑھیں۔ اس کے بعد پانی کے پھول
 کو آگ پر تپائیں۔ جب وہ خوب گرم اور شرب ہو جائے تو دم کئے ہوئے
 پانی میں اس کو بھالیں۔ اور اپنی والدہ کو کرائیں ہاتھ کی اٹھی میں

سوال از شریف المصطفیٰ

ایک غریب شخص سے کہہ دے روزگار ہوں۔ بعد ہوا کہ روزگار
میں ملازمت نہیں مل سکی۔ آپ کوئی نقشہ چھاپو اور کٹر فانی اپنے فضل
فانی سے کام لے اور پھر روزگار خوب چمکے۔ آپ دن رات کڑا
پتھر پر بیٹھا کسی نوچارہ پر ہری۔ احتیاج مند ہوں گا۔

حجاب اپنے راس پر باریک باندھ لیں۔ اور اس کو صوم طہ سے کہیں
برسرہ رنگ کے پٹے سے بیکریک کر لیں۔ اور اس کے دونوں سے عقلی روزانہ
آئے ہیں گویا ان چار کئی روپائیں ڈالتے رہیں۔ اور اس عمل کو دنیا
تک جاری رکھیں۔ اور ان اوقاف میں عشا کے اذان کے بعد سو گھر
پاستیبہ اس کتاب پڑھا کریں۔ انشاء اللہ شریعت جلد ملے گا۔ ورنہ
پاکستانی باریک صوبہ ہوگا۔

عقلمندوں میں طمع رہتا ہے۔

بازار	بازار	بازار	بازار
بازار	بازار	بازار	بازار
بازار	بازار	بازار	بازار
بازار	بازار	بازار	بازار

سوال: در جلد اول

میرے چہرے پر بھی اسی کوکڑھار تھا۔ اور جب مجھے اس کو کھار
 چڑھتا ہے، اس کا پورا ہونے کا پتہ لگتا ہے۔ کمال خدا کا کچھ نہ ہوتا۔
 جس کوئی قائم نہیں ہوتا اگر قائم ہو جاتا ہے تو صورت چہرہ دور
 کے لئے اس کے چہرہ پر کھار ہوتا ہے۔
 کسی صاحب کے گھر سے پرانے دروازہ کو دیکھ کر ہے ہی کوئی علامت
 تجویز فرمائی۔

چند روز کے بعد ایک اور شخص نے بھی اس کو ملایا۔
 وہ ایک اور شخص کے پاس گیا۔ وہ بھی اس کو ملایا۔
 وہ ایک اور شخص کے پاس گیا۔ وہ بھی اس کو ملایا۔
 وہ ایک اور شخص کے پاس گیا۔ وہ بھی اس کو ملایا۔

در دبازد کا علاج

سوال از محمد سلیمان دارا نسی۔
میرے بازو میں اکثر درد ہوتا ہے۔ اور کبھی کبھی انشائیں ہوتی ہیں۔
میں اس کی شدت سے پریشان ہو جاتا ہوں۔ اور بے اختیار روئے بھی
لگتا ہوں۔

برائے بہرانی اس درد کو دور کرنے کیلئے کوئی روحانی علاج بتائیں۔
جواب۔ تلوں کے نیل پر اس مرتبہ سورۃ طہ ارق پڑھ کر دم کر کے رکھ لیں۔
اور روزانہ ۴۰ دن تک اس تیل سے درد والے بازو پر مالش
کریں۔ انشاء اللہ درد موقوف ہو گا۔

علاج بدہضمی

سوال از: لایفٹا،
برائے بہرانی بدہضمی کو ختم کرنے کے لئے بھی کوئی روحانی علاج
بتائیں۔ اگر آپ کو تندرست رکھے۔ اور آپ اسی طرح لوگوں کی خدمت
کرتے رہیں۔

سورۃ قدر گیارہ مرتبہ ایک بوتل پانی پر پڑھ کر دم کر کے رکھ لیں۔
جواب۔ اور سات دن تک صبح و شام پانی حریض کو بلائیں۔ انشاء اللہ
بدہضمی سے نجات ملے گی۔

دستوں کا علاج

سوال از:
ہماری بیوی کو اکثر دست آتے ہیں۔ جبکہ وہ دستوں سے ڈر کر اکثر فائدہ
نہیں لیتی ہے۔ لیکن اس کے بازو بھی اُسے دست آتے ہیں۔ جس سے
بہت اٹیں گیں۔ یونانی علاج بھی کیا۔ اور ایلو پیتھک بھی۔ لیکن کوئی فائدہ نہیں
ہوا۔

یونانی علاج سے کچھ فائدہ ہوا تھا۔ لیکن وہ بھی چند دن
برائے۔ طبعی دوائی میں روحانی ڈاک کا کام پڑھ کر کچھ
بہتر نظر آئی۔ ورنہ ہم تو مایوس ہو چکے تھے۔

برائے بہرانی اس سلسلے میں ہماری بہن کی مدد کریں۔
جواب۔ اِنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا۔ اِنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا۔ اِنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا۔
کے بلائیں۔ یہ عمل لگاتار ۱۰ دن تک جاری رکھیں۔ انشاء اللہ
بیماری سے شفا نصیب ہوگی۔

گردے کی پتھری کا علاج

سوال از: سلطان احمد۔
ڈاکٹروں نے میرے گردے میں پتھری بتائی ہے۔ میں آپ پیشینہ
گھر رہا ہوں۔ کیا اس کا کوئی روحانی علاج ہے۔ ایک صاحب کے کہنے پر
ایک انگلی بھی پتھری تھی۔ لیکن فائدہ نہیں ہوا۔

بارش کے پانی پر تین سو مرتبہ سورۃ الم نشرح پڑھ کر ایک بوتل
جواب۔ پانی پر دم کر کے رکھ لیں۔ اور ۲۱ دن تک اس پانی کو ہر روز
پیا کریں۔ انشاء اللہ اس دوران پتھری پیشاب کے راستے باہر آجائے گی۔
اور آپ کو کوئی تکلیف بھی نہیں ہوگی۔

ڈاڑھ کیلئے ترکیب

سوال از: سراج احمد۔
میرے تین لڑکے ہیں۔ سب بڑے لڑکے کے اکثر ڈاڑھ میں درد
ہو جاتا ہے۔ دوا کرتے ہی رہتے ہیں۔ لیکن آپ ایسی کوئی ترکیب
بتا دیں کہ جس سے فوری طور پر ڈاڑھ کے درد پر کنٹرول کر سکیں۔
ایک پاک زمین پر ٹھوڑی سی ریت ڈالیں۔ اور کسی لکڑی سے
جواب۔ یہ حرف ریت پر لکھیں۔

اب سچ وہ دفعہ طے جس وقت آپ کے ماحول سے ڈاڑھ
میں درد ہو جب آپ یہ عمل کریں۔ اس سے کہیں کہ وہ اس ڈاڑھ پر
اپنی شہادت کی انگلی رکھ لے جس میں درد ہو رہا ہو۔ آپ سب سے پہلے
سورۃ فاتحہ پڑھ کر اللہ پر لکڑی رکھ کر دہائیں۔ اور لڑکے سے کہیں
کہ وہ کہتا ہے۔ اس کے بعد حرف ب پر لکڑی رکھ کر زور ڈالیں۔
اور لڑکے سے دریافت کریں۔ انشاء اللہ آخری حرف پر لکڑی لکھنے
سے پہلے درد موقوف ہو جائے گا۔

اولاد نرسینہ کیلئے

سوال از: ماضی بیگم۔
میری بہن کے چار لڑکیاں ہو چکی ہیں۔ میری بہن اور بہنوں کو
لڑکے کی بہت آرزو ہے۔ ہم بھی چاہتے ہیں کہ ان کے گھر ایک بیٹا
ہو جائے۔

برائے بہرانی اس سلسلے میں ہماری بہن کی مدد کریں۔
جواب۔ جب آپ کی بہن حاملہ ہو جائے تو نرسینہ ماہ ریشی پڑھنے پر
یہ آیت لکھیں۔ لَا تَقْنَطَنَّ مِنَ الْوَلَدِ الْفَرَسُ وَلَا تَقْنَطَنَّ مِنَ الْوَلَدِ الْفَرَسُ۔

اس کو توحید کی شکل دے کر اپنی بہن کے پیش پر بندھا دیں۔ انشاء اللہ
پیدا ہوگا۔

آگ کھولنے کی ترکیب

سوال از: محمد عیسیٰ۔
آگ کوئی جادوگر کسی کے گھر میں چلے گی آگ ہانڈ دے تو اس علاج
کیا ہے؟ ہمارے یہاں اس طرح کا ایک گیس ہو گیا تھا۔ ایک بھائی مولانا
کے علاج سے آگ کھل گئی۔

برائے بہرانی مجھے اس طریقے سے روشناس کر کر لکھ کر موقوف کریں۔
تین مرتبہ سورۃ نزل پڑھ کر پانی پر دم کر کے اس کی بخشش جو ہے
جواب۔ یہ بھی دیں۔ اور چوبیس کے چاروں طرف بھی انشاء اللہ شریعتی
ہوئی آگ کھل جائے گی۔ اور غریبوں کی اور جادو کے اثرات ختم ہوں گے۔

رونے والے بچے کا علاج

سوال از: (نام نامور)
میں اللہ کے فضل سے آپ کی دعاؤں سے خود بھی حامل ہوں۔ اور اکثر
مرضیوں کو شفا بھی دیتا ہے۔ لیکن بعض مقامات میں شرمندہ بھی ہونا پڑتا
ہے۔ اکثر لوگ رونے والے بچوں کے لئے بھی آتے ہیں جن کے رونے کی
نظام کوئی وجہ بھی نہیں آتی۔ آپ ایسے بچوں کے لئے کوئی عمل یا بخشش
تجویز فرمائیں۔ اور اس کی اجازت بھی دی جائے ہوگی۔

مجھے نظریہ کی وجہ سے کسی طرح کے شرات کی وجہ سے دلالت
جواب۔ روئے ہو تو اس کے گلے میں مندرجہ ذیل نقش لکھ کر کانٹے پیرے
میں پیک کر کے ڈال دیں۔ اور سالانہ پڑھانے سے پہلے سویم حادہ ضرور
کریں۔ انشاء اللہ بچے کا درد موقوف ہوگا۔

۴۸۶	یا ہر	۴۸۶
یا ہر	اللہ	یا ہر
۴۸۶	یا ہر	۴۸۶

اس نقش کی عوی اجازت ان تمام حضرات کو دی جاتی ہے جو اللہ
کی خلق کی خدمت میں لگے ہوئے ہیں۔

دشمن غالب نہ آ سکے

سوال از: خورشید احمد۔
ایسا کوئی عمل بتائیں کہ کوئی دشمن اور بدخواہ فائدہ نہ پاسکے۔ اور
اپنی کوئی بھی باتیں نہ کرے۔

کی سازش کا شکار نہ ہو۔
آگ رب روز ۱۰ مرتبہ سورۃ الفجر کے بعد پڑھ لیا کریں تو
جواب۔ کوئی دشمن اور بدخواہ آپ پر غالب نہ آ سکے گا۔ اور کسی
دشمن کی سازش آپ کے خلاف باوجود عقل تک نہیں چلی سکے گی۔

ہر بیماری کا نقش

سوال از: اخلاق احمد۔
کیا روحانی حکایتیں ہیں ایسا کوئی نقش ہے جو ہر بیماری اور روحانی
بیماری میں مفید اور مؤثر ہو۔ اگر ہر قسم کے اس کی نشاندہی کریں۔

روحانی حکایتیں ہم بہت سارے عمل اور نقوش ایسے ہیں جو ہر
جواب۔ حق میں اللہ کے فضل سے مفید ثابت ہوتے ہیں۔ کہاں تک
گنوا تے جائیں سورۃ فاتحہ کا نقش ہر بیماری میں کارگر ثابت ہوتا ہے۔
اور سورۃ فاتحہ کو پڑھ کر دم کرنا بھی ہر ایک مرض میں مؤثر ہے۔ شرط یہ ہے کہ
حامل اور معمول دونوں اللہ کے سلام اور اس کی تاثیرات پر پورے دل سے
ہوں۔ اور جو لوگ تہذیب میں منکارتے ہیں۔ انہیں کوئی عمل فائدہ نہیں
پہنچاتا۔ اور انہیں کہیں سے بھی فیض حاصل نہیں ہوتا۔ یہی حال
کے ساتھ اگر اللہ کے کلام کو پڑھیں گے یا توحید بنا کر باطن میں لگے
تو انشاء اللہ انہیں اس کا فائدہ محسوس کریں گے۔
یہ نقش بھی ہر ایک بیماری میں فائدہ کرتا ہے۔ اور اس کو ہر سلسلہ
کو بھی دے سکتے ہیں۔



اگر زہریلا جانور کاٹ لے تو

سوال از: محمد فیصل بزدلی۔
ہم لوگ ایک گاؤں میں رہتے ہیں۔ وہاں اکثر لوگوں کے بکلا اور بچھو
دھیرے کاٹ لیتے ہیں۔ لوگ جھاڑ بھونک پر بہت قہقہے دیتے ہیں۔ اور
میرے پاس بھی جھاڑ بھونک کے لئے آجاتے ہیں۔ آپ کوئی نسخہ یا ایسا عمل
بتائیں کہ جو زہریلا جانور کے کاٹنے پر ہمیں ہرگز عیب نہ لگے۔ جس اگر
آسان ہو تو بہتر ہوگا۔

جب کسی شخص کے کوئی زہریلا جانور کاٹ لے تو جس جگہ سونٹا
جواب۔ ہر وہاں ہاتھ پھیرتے ہوئے سات مرتبہ قرآن مجید کی یہ آیت پڑھیں
اللہ اعلم

ہوتے لوگوں کو فائدہ ہو رہا ہے۔ اور میں بھی اس رسالہ سے فائدہ اٹھا رہا ہوں۔ اور میں اس رسالہ کا مستقل سبرینا چاہتا ہوں۔
میں بھی اپنی پریشانی آپ کی خدمت میں پیش کر رہا ہوں۔ امید ہے کہ آپ مجھے نا امید نہیں کریں گے۔ اس کا جواب دیں گے اور حل بتائیں گے۔

سیری پریشانی ہے کہ قریب دس سال سے مجھے میرے پیٹ میں درد ہو جاتا ہے۔ یہ درد بھی دو ماہ میں ہو جاتا ہے۔ کبھی چھ ماہ میں ایک بار پیٹ میں درد ہو جاتا ہے۔ اور کافی تکلیف ہوتی ہے۔ دو دن چار دن تک پریشان رہتا ہوں۔ کبھی ایک ہفتے تک درد سے پریشان رہتا ہوں۔ ڈاکٹر دوا دیتے ہیں۔ تو دو تین دن کے بعد ٹھیک ہو جاتا ہے۔ ڈاکٹر کا کہنا ہے کہ کم کو کوئی مرض نہیں ہے۔ آج تک یہی حال ہے۔ براہرہمیز دو ماہ میں درد ہو جاتا ہے۔ اور پورے پیٹ میں درد ہوتا ہے۔ کھانا پینا اور چلنا مشکل ہو جاتا ہے۔ مجھے بتائیں یہ کیا مرض ہے۔ جسماں مرض ہے۔ آسپی اثرات، نظر بند، یا جادو کر یا اگر کیا ہے۔ اور بہرہ رسانی کر کے اس کا حل بھی بیجیے۔

میرا نام محمد محبوب عالم والدہ کا نام۔ غوث باندی۔ تاریخ پیدائش معلوم نہیں ہے۔

اس کا جواب بہرہ رسانی کر کے جلدی سے بیجیے۔ اگر جواب خط کے ذریعہ نہیں بھیج سکتے ہیں۔ تو رسالے کے ذریعہ بھیج دیں جس رسالے میں میں جواب شائع کریں گے۔ وہ رسالہ مجھے پارسل کے ذریعہ بھیج دیں۔ آپ بتائیں کہ کتنا روپے کا رجسٹری ڈاک بھیجنا ہوگا۔

آپ سحری اثرات میں مبتلا ہیں۔ اور اثرات سحری کی وجہ سے **جواب** آپ کو مرض حکم کا عارضہ ہو گیا ہے۔ جو ڈاکٹروں اور حکیموں کی پکڑ میں نہیں آسکے گا۔ آپ جب بھی کسی ڈاکٹر یا حکیم سے رجوع کریں گے۔ تو آپ کوئی بھی بیماری محسوس نہیں ہوگی۔ جو اس سحری یا آسپی اثرات کی بنا پر پیدا ہوتے ہیں۔ وہ ڈاکٹر یا آلاسٹک کی گرفت سے باہر ہو جاتے ہیں۔ ان کے دفعہ کے لئے کسی عامل ہی سے رجوع کریں تو بہتر ہے۔ اگر آپ کا فی الحال کسی عامل سے رجوع کرنا ممکن نہ ہو تو پھر آپ یہ کریں کہ روزانہ صبح کو کھانا کھانے پینے سے پہلے سات مرتبہ سورۃ فاتحہ پڑھ کر ایک مجلس پانی پر دم کر کے پی لیا کریں۔ اور دوات کو سونے سے پہلے قرآن حکیم کی آخری دو سویتوں سات سات مرتبہ پڑھ کر ایک مجلس پانی پر دم کر کے پی لیا کریں۔ لگاتار چالیس روز تک یہ عمل کریں۔ انشاء اللہ آپ درد حکم کی اس بیماری سے جو اثرات سحر سے پیدا ہوئے ہیں نجات پائیں گے۔ اس چورٹے سے مل کر بھی لکھ کر دیں۔ یہ ان لوگوں

سے بہت زیادہ فائدہ ہوتا ہے۔ جن پر آپ ہزاروں روپے بہا کر چکے ہیں۔ کلام اللہ ہے۔ اور اللہ کا کلام اللہ کے بندوں کے لئے بہرہ رسانی کا وسیلہ ہے۔ اس کی ہر حرکت جسم بھی صحت مند ہو جاتی ہے۔ اور وہ بھی لگتا اور ان دینیوں کے ساتھ اس پر عمل کریں گے تو انشاء اللہ اللہ کی مثال یا مثال سے رابطے کی ضرورت باقی نہیں رہے گی۔

میں دعا کرتا ہوں کہ حق جل جلالہ اپنے کلام کی ہر حرکت آپ کو بھیجے۔ مالچوہ کو صحت نصیب فرمے۔ آمین۔

یہ رسالہ آپ کو بھیجا دیا جائے گا۔ اگر آپ شریعہ دار بننا چاہیں تو قرآن ایک ہزار روپے کا ڈرافٹ روانہ کریں۔ انشاء اللہ رسالہ ایک سال کیلئے جاری کر دیا جائے گا۔

رشتے نہیں آتے

سوال از: (نام دیتے نہ اور)

حضرت والا کا نام اور تعریف بہت سن چکی ہوں۔ انشاء اللہ میرے قریبی رشتہ معارف سے۔

دیگر مرض یہ ہے۔ میرا نام نورجہاں ہے۔ میں بہت ہی پریشان ہوں۔ اتنی پریشانی کہ آپ مجھ سے کہیں۔ میں خط و فوہ بہت ہی کم لکھتی ہوں۔ میں نے قرآن پاک کی بہت ساری سویتوں پڑھیں ہیں۔ رشتے نہیں آتے۔ ایک جگہ سے میرا رشتہ آیا تھا۔ آئی نے منہ کر دیا کہ لڑکے کا کام دیکھو اچھا نہیں تھا۔ پھر حضرت والا بولا کہ کو دیکھا تو وہ کہتے ہیں کہ باندہ رکھ لے کر رشتے نہیں آتے۔ اور عورتیں آتی ہیں پسند بھی کر لیتی ہیں۔ لیکن دوبارہ آپ کی بہت بہت بہرہ رسانی ہوگی۔

میرا جواب جلد از جلد دینا۔ کوئی نہیں آتا کیا لکھوں۔ میرا مسئلہ حل ہو جائے۔ انشاء اللہ آپ کا بھلا کرے۔ نماز پڑھتی ہوں پابندی سے پانچوں وقت کی۔ اب کیا کروں۔ آپ مجھے مایوس نہ کریں۔ جی امین اللہ نے کرائی ہوں۔ امید کی کریں تم ہو چکی ہیں۔

امید ہے کہ جواب سے حیرت و حیرت ہوگی۔

آپ پریدہ کو بعد نماز عصر سورۃ یوسف اور ہر جمعہ کو بعد نماز عصر **جواب** سورۃ احزاب پڑھیں۔ اور میں قرآن میں دیکھ کر آپ ان سورۃ کی تلاوت کریں۔ اس کے لئے سرخ رنگ کا ایک تزدان سولائیں قرآن ایک تزدان میں رکھیں۔ اور اس پر خوشبو لگائیں۔ دونوں سویتوں کے آگے پیچھے گیارہ گیارہ مرتبہ دو دو شریف پڑھیں۔ تلاوت کے بعد اپنے اللہ سے اپنا رشتہ طے ہو جائے گا دعا کریں۔ کوئی تکلف نہ کریں۔ انشاء اللہ مانگتے ہیں کوئی شر اور ہمک۔ میں ہوتی چلی ہے۔ وہ ہمارا خالق بھی ہے۔

اللہ ہی ہے۔ نام بھی اور وہی تم اس میں ہے۔ اگر آپ نے دینان دینیوں کے ساتھ اس عمل کو لایا۔ ہفتوں تک کر لیا۔ تو انشاء اللہ آپ کو کامیابی عطا ہوگی۔ اور آپ کا رشتہ طے ہو جائے گا جس زمانہ میں خود میں نماز نہیں پڑھتیں۔ اس زمانہ میں دفتر رکھیں۔

یہ بدو صبح کیا ہے؟

سوال از: (نام دیتے نہ اور)

لفظ بدو صبح کی تشریح فرمائیے کہ اس کی حقیقت کیا ہے۔ اگر صبح اٹھنے سے ہے تو تشریح کریں۔ درد عیناٹ میں یا بدو صبح کا عمل کیا سنی رکھتا ہے۔ عقائد کے لحاظ سے کوئی غای تو نہیں آتی ہے۔ کیوں کہ بہت سی جگہ اس کا عمل اور وظیفہ لکھا ہوا ہے۔ مگر اس کے بارے میں کسی معامل نے کوئی تشریح نہیں کی۔ پھر کاش الہی کے۔

امید ہے کہ جواب سے مطلع فرمائیں گے۔

روحانی ملکات میں بدو صبح کا اسم غامض اہمیت رکھتا ہے۔ **جواب** اور اس کے طریقے سے بھی عاملین استفادہ کرتے ہیں۔ اور اس کے مختلف مقوش بھی اپنے اثرات کے اعتبار سے اپنے ایک مقام رکھتے ہیں۔ اور باذن اللہ فرقہ اشراکاز ہوتے ہیں۔ اس کی تشریح عاملین کا مسئلہ ہے مختلف انداز سے کہ ہے کہ بدو صبح کیا چیز ہے اور اس کے کیا معنی ہیں۔؟

بعض حضرات کی دلتے یہ کہ بدو صبح عموماً زبان کا لفظ ہے اور اس کے معنی ہمیشہ رہنے والے کے ہیں۔ اور ظاہر ہے کہ ہمیشہ رہنے والی ذات صرف خداوند تعالیٰ کی ذات ہے۔ اس معنی کے حساب سے بدو صبح کے درد کا مطلب ہے کہ ہم اپنے خالق مالک ہی کا ذکر کر رہے ہیں۔ کسی غیر اللہ کا نہیں۔

اللہ تعالیٰ کو مختلف زبانوں اور مختلف ملائوں میں مختلف الفاظ کے ساتھ پکارا جاتا ہے۔ مثلاً اگر بڑی زبان میں خدا کو گود کہتے ہیں۔ اور ہندی میں اللہ کہتے ہیں۔ اب اگر کوئی بھی شخص ان الفاظ میں اللہ کو یاد کرے تو اس کو بدو صبح کا مشرک نہیں کہہ سکتے۔ ہر شخص کو اپنی زبان میں اپنے مالک کے ذکر کرنے کی عام اجازت ہے اور اس کو جس نام سے پکارا جائے گا۔ وہ اپنے بندے کی پکار سے گامضوری نہیں کہ آپ اس کو بڑی زبان ہی میں پکاریں۔ یہ الگ بات ہے کہ عربی زبان میں اللہ کو کہتے ہیں۔ اور یہی مذہب اسلام کی سرکاری زبان ہے۔ لیکن کلامیہ ہرگز ہرگز نہیں ہوتا کہ دوسری زبانیں حرام ہو جائیں۔ اور ان کی بات حجت کرنا منجملہ حرام ہو گیا۔ اگر کوئی مالک اپنے ملائے کے

لوگوں کو بتائے کہ مجھے غای زبان میں بات کرنا اچھا لگتا ہے۔ اس کے بعد کوئی اس مالک سے جا کر ہندی زبان میں اپنی فریاد پیش کرے۔ تو اگر مالک اور نصف مزاج ہوگا۔ تو وہ اس کی فریاد صرف اس بنا پر نہیں لکھ کر اسکا کہ وہ فارسی میں بات نہیں کر رہا ہے۔

اللہ سے بڑا عادل اور انصاف پسند کون ہوگا۔؟ تمام زبانیں اس کی پیدا کردہ ہیں۔ اور وہ ہر زبان کو سمجھتا ہے۔ اس لئے صرف زبان کے بدل جانے سے کوئی فرق نہیں پڑ جاتا۔ شرط یہ ہے کہ انسان کی صوف و فکر بدل جائے۔ اور صوف و فکر میں کوئی غای پیدا نہ ہو جائے۔ اگر آپ کی صوف و فکر چاند کی چاندنی کی طرح پاک صاف ہو۔ اگر آپ کے دل میں یہ عقیدہ چلے جائے کہ اس دنیا میں رہنے والے صرف اور صرف حق تعالیٰ ہیں۔ وہی پیدا کرتے ہیں۔ وہی روزی رشتاں ہیں۔ اور وہی سچ و صوب ہیں تو پھر کسی زور یا بات پر آپ بدو صبح اور مشرک نہیں ہو سکتے۔ اور اگر صوف و فکر پر وضاحت و دلگیری کا رنگ لگ جائے۔ اور انسان غیر اللہ کے سامنے اپنا سراسر بیستہ کر دے۔ گے کہ یہاں بھی اللہ ہے۔ اور وہاں بھی اللہ ہے۔ اور مجھے بھی عطا ہوتا ہے۔ اور اصرے بھی تو پھر انسان کی عبادتیں اور دنیا فتنیں بھی مشکوک ہو جاتی ہیں۔ اصل چیز ہے صوف و فکر اور اسی وجہ سے اعمال کا اردو دار حرکات و سکنات پر نہیں ہے۔ بلکہ خوں پر ہے۔ اگر نیت صاف سحری ہو اور عقیدہ مضبوط ہو تو پھر انسان الفطوری کی غلطی پر مجرم نہیں گردانا جائے۔

آپے سنا ہوگا کہ کسی نے فرمایا تھا۔
وقت نکر و نظر پہلے فنا ہوتی ہے
پھر کسی قوم کی شوکت بہ لداں آتی ہے

آج مسلمانوں کی صوف و فکر کا حال ہے کہ ایک طرف تو اللہ کے کلام سے استقلال ہے۔ تو شکر بتا رہے ہیں۔ اور دوسری طرف ان کی دلوں کا پیچھے ہٹنا ہے۔ اٹھتے پھرتے ہیں۔ اور دوسری طرف ان کی دلوں کا عالم ہے کہ یہ بڑی چیزیں اللہ سے زیادہ بھروسہ ہے۔ اور یہ بھروسہ ہی انہیں اللہ کے دستانوں پر چلنے لگانے پر مجبور کرتا ہے۔ عقیدہ اتنا لگا کر انہیں ہوتا کہ وہ خدا کی غلطی پر ہواں ہو جائے۔ اللہ دلوں کے مجبور سے واقف ہے۔ وہ جانتا ہے کہ میرے بندے کی صوف و فکر کیا ہے۔ اور میری صوف و فکر اللہ کی قدرت پر کتنا بھروسہ کرتا ہے۔ آج الفاظ کے گورکھ دھتے ہیں۔ اگر کوئی اللہ کے دستانوں کو فلاح کر دیتا ہے۔ اب تو مجبور ہے تو لگی ہیں۔ لیکن عقیدہ کہیں نظر نہیں آتی۔ یہ مسلمانوں کی مثال یہ باتیں ہیں۔ ان شخص اگر ان کی صوف و فکر کو لایا تو فلاح

اس کا نام احمد ہے برتر معلوم ہو تو اس میں اسم محمد کی کسر شان کا شبہ نہ پڑتا ہے۔ اور ایسی اصطلاحوں سے ہزار بار خدا کی بناؤں میں حق تعالیٰ کی علی الاثر علیہ وسلم کی کسر شان کا شبہ بھی نہ پڑتا ہو۔

الہدایہ کو کرم آپ کسی زبان و زمانہ سے تفسیق ثابت کر سکتے ہیں اور اگر یہاں افسوس
میں ہے تو اپنے نام پر نظر ڈال کر دیکھیں۔

جِن کی نارا مضگی

سوال از: لایف*

[illegible]

جواب اسی لئے ہمارے میں تو آپ خود ہی غور فرمائیں مگر آپ نے کیا
 غلطی ہوئی یا آپ کے مولانا میں کیا تبدیلی ہوئی؟ جس کی وجہ سے وہ جس جو
 آپ پر مستطاب ہے آپ سے کھٹا ہو گیا۔ اور اس کا اندازہ میں کیا ہوا ہو گیا۔
 جو حقائق عاشق پر کمر کسی پر راز ہوتے ہیں اور خود قبول دیتے ہیں
 کیا نہیں کہیں یہاں تک حقیقت پہنچی ہے۔ اچھا کہ ان کی کھنگھڑے سے غلط افہام
 میں تو آپ خود ہی ان سے دریافت کر لیں کہ آپ کی گستاخی سرور ہو رہی تھی
 کی وجہ سے وہ آپ کو خود محکومانہ دے رہے ہیں۔ اور اگر آپ
 اس طرح کے افواہ کا سامنے اپنی حفاظت چاہتے ہیں تو خود ہنسنی یا غریب مانگنا
 صبح شام گیارہ گیارہ مرتبہ پڑھ کر اپنے اوپر دم کیا کریں۔ افواہ شریف طے
 و فیضانِ یاسین میں کی تاریخ و تاریخوں سے چوبی طرح محفوظ ہو جائیں گے
 اور سب سے پہلے آپ کے پیغمبر کا حکم یاد رکھنا چاہیے۔

بحث ۸۶ کی

سوال باز: عبدالرحمنہ اہل گل _____ ہو گور

ماہر ہمسائی دنیا کے ایک فاری سے براہ چلائی مسئلہ سے مستلزم اور
ہمسائی دنیا کے زیر اس کا پیڑ سے کوئی جس میں مسئلہ سے مستلزم
میں ایک سوال کا فیصلہ جواب شائع ہوا ہے۔ لہذا ایسے موضوع پر مزید
اور کمزور مسئلہ کے روزنامہ رسالہ میں مولانا غوثی شاہ صاحب کا ایک
مضمون شائع کرتے ہوئے ادارہ مالدار نے قارئین سے اپنی سطوح طلب
کی تھی۔ مولانا غوثی شاہ صاحب کا مضمون اور اس پر بقارئین شائع
کے خطوط کے زیر اس کا پیڑ اسی خط کے جملہ رد و جواب کروڑ ہوں۔ اگر
آپ صاحب بھی تو ہمسائی دنیا میں مزید روشنی ڈالیں۔ تاکہ عام مسلمان
کو سے کا شکار نہ رہیں۔

جواب: براہین سے یہ ثابت کر چکے ہیں کہ رسم الشریک جگہ ۷۷۹ء لکھی گئی تھی۔

ہاں، اس پر اعتراض ہے کہ حضرت ہیں۔ جو خود کو "اہل حدیث" کہتے ہیں۔ اور ان کا حال یہ ہے کہ صرف بولنا جانتے ہیں۔ کسی کی بات سننے کے لگادی نہیں ہیں۔

۱۔ حق شہنائی نے ہزار سال کو ایک زبان اور دوکان اس لئے عطا کی تھی کہ ان کو ایک دوسرے سے جدا کر دے۔ لیکن ہم نے ان کو ایک دوسرے سے جدا کرنے کی بجائے ان کو ایک دوسرے سے ملا دیا ہے۔

مسئلہ صحت کا یہی سہارا ہے۔ اور بھی بہت سارے مسائل ایسے ہیں جن میں اصل حدیث کے لئے کوئی ایسی مرضی سے الگ خشک کتابی ہے۔ اور اپنی عقل کی جھلک کر کے اس کتاب کو لئے نئے مسائل پیدا کرتے ہیں۔

[illegible]

امید رکشہ:

[illegible]

۱۵ سال پہلے ہی خود بھی بمبم اشترالرحمن الزمجم کے بھوتے
۱۶ء کا ہندوستان گھما کر نکلا۔ دو بار اپنی مطالعہ کر کسی اخبار یا رسالے
میں بمبم اشتر کے بھوتے ۱۶ء کی مدخلی بحث سے ثابت کیا گیا تھا
۱۷ء بمبم اشترالرحمن الزمجم کا بدل نہیں ہو سکتا۔ اس وقت
سے میں نے ۱۶ء کا ہندوستان ترک کر کے پوری بمبم اشتر لکھنے کا
ارادہ کیا۔

چنے جی دلائل سے متاثر ہو کر اپنا موقف بدلے بغیر ان دلائل کو متفق
ہے خانا کہ دوسرے قارئین بھی ان دلائل سے متفق ہو سکتے ہیں اور ہم
ان کو بھی حیرت حاصل ہو سکتی ہے جو ہم اکثر کی جگہ ۸۷ء لکھے ہوئے ہیں

مند بطور کے بعد آپ نے یہ تحریر فرمایا ہے۔

مشرق و مغرب کے مسلمانوں کی دلچسپیوں اور مسکافوں کا مطالعہ اور
 ان کی زندگیوں وغیرہ پر روشنی ڈال دیا جاسکتا ہے۔ اب اسے تمام
 لوگوں کو پڑھا کر دیکھا جائے تو کوئی سات آٹھ چھپے کا ٹوکری
 نہ رہے گی۔ اس بنا پر ہمیں اللہ کا مقصد کہاں پورا ہوا۔
 اس لئے مناسب ہے کہ عام جاہلوں پر روشنی ڈالی جائے۔

و عاوت میں آپ کی دلیل بڑی مفصلانہ ہے۔ اپنی زندگی میں آپ سے ہم پہلی بار یہ سن رہے ہیں کہ کوئی مسلمان سناٹا سوچھیا کسی کو نہیں بھی پڑے ہو سکتا ہے۔ یہ دلیل نہیں ہے صرف خیالی بلاؤں سے اور کوئی بھی خاصہ عقل بہم نہیں کر سکتا۔ حق یہ ہے کہ سناٹا سوچھیا کا معروف و مشہور ہو چکا ہے کہ جو مسلمان اکائی اور وہابی کے کسی سے اور گفتی سے واقف نہ ہو۔ وہ بھی سناٹا سوچھیا کی کڑوا جھال لے۔ اور ہم اثر کچھ کراس کا احترام کرتا ہے۔ اور جہانک کسی

میں نے اپنے دل سے کہا کہ اگر خدا کا ارادہ ہے تو اس سے دعا کرو کہ اس کا نام لے کر اس کا ارادہ ہو۔

[illegible]

یہ ملک حضرت سیدنا ابراہیمؑ کے پوتے کا نام ہے
شروع کرنا چاہیے۔ جو ہذا نام اللہ کے نام کے سحر کیا جائے گا
اس میں نقص بھی رہے گا۔ اور اسے کہہ سکی۔ لہذا یہ کہنا
ہر گاہ کہ جس کتاب یا خط کی بنیاد پر ہمارا اللہ تعالیٰ رحمہ کے
الفاظ فرمائے ہیں۔ وہ کتاب ناقص اور بے حرکت ہو جائے
مگر نہ ہے کہ یہ کام کو شروع کرنے سے دست دے۔ اس بات کو
رہنما چاہیے کہ اللہ کے مدد کے بغیر کام مکمل نہیں ہو سکتا۔

اپنے کام کو دیکھ کر کہتا ہے۔ مگر اب ان کے لئے صرف یہاں شروع ہوا ضروری ہے۔ کھانا ضروری نہیں ہے۔ اور وہ کھانا اس بات کی علامت ہے کہ کھانے والے کے ذہن میں مضمون شروع کرتے وقت اس کے نام کا ضروری نوٹ ہے۔

دوسرے صاحب جنوں نے سالار کو عذر دیا کہ یہ ہے اے عورت! امثالی الگ ہے۔ اس نام میں کیا چیز دیکھائی گئی ہے۔ لیکن ہم نے انہیں جوں کا توں نقل کر دیا ہے۔ ان صاحب نے اپنے منتخب میں غلام سرور علی کی بات کو تسلیم بھی کیا۔ اس کو کسی نادر دلیل بھی لکھا یا۔ اور اس کے ساتھ بھی ارشاد فرمایا۔

مذہب کے لئے والی آیت کی کیا۔ اگر اس کا دواؤں کو بھول دیا
گیا تو یہ دواؤں کی ہی علم و فائدہ میں تباہی کا کارہ ہو سکتا
ہے اس لئے ایک نیا فلسفہ پر جو جانتے ادا شرف میں ہوتا
دوسرا کوئی فلسفہ نہیں آتا۔

لا حول ولا قوۃ کہاں کی اینٹ کہاں کا روڑہ۔ ایک طرف تو علمائے
سیدنی کی بات کو تسلیم کر رہے ہیں اس کو بھی ناولین بنا رہے ہیں اور
طرف اس اندیشے کا اظہار کر رہے ہیں کہ اس نئی حقیت سے مستند و قیام
اور دوازہ کھن دیا جائے۔ حالانکہ مستند و قیام کا زور دوازہ قوۃ لوگ کھول
۱۹۷۴ء کے آخر میں بازی کر رہے ہیں۔

تو یہاں سے اتر کر آئے اور اس کے بعد اس کا سلسلہ اس آفت میں
رہا۔ لیکن اس کو اللہ تعالیٰ نے کاردراز میں کھلا۔ اب کچھ قیل

دعا گو بہوں کا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے طفیل میں آپ کو اور اس رسالہ کو اللہ تعالیٰ ہر ایک کی نظر بند سے بچائے اور ہمیشہ قائم رکھے اور دن و رات گنجی ترقی عطا کرے (آمین)

کافی عرصے تک بہت پریشان ہوں۔ ایک عجیب سی کیفیت رہا ہے۔
ہر ریل پر گزری ہر لمحہ ڈر، خوف اور سر تک سارے جسم میں درد سارہتا ہے۔
خدا کی آواز نہج و چکار پر ہے انتہا ڈر لگتا ہے۔ اور میں کی رفتار نہ رہے۔
بے جان کی طرح ہے انتہا مایوسی اور اسی کے دل گنوار رہا ہوں۔ اور گھر میں
بیوی بچوں میں بھی دل نہیں لگتا۔ اور نہ ہی کاروبار میں۔

میرا ہوشل کا کاروبار ہے۔ کام پر بائٹل ہی تو ہے جس رہتی اور کچا بار کے حالات بہت خراب ہوتے جا رہے ہیں۔ بائٹل نہیں چل رہا ہے۔ اور میں قرض میں مبتلا ہوتے جا رہا ہوں۔ کچھ لوگوں کو مجھے قرض دینا ہے۔ پرمسوری ہنس نہیں ہوتی وصول کرنے کی۔ اور گھر میں بیوی بچے بھی جا رہے تھے ہیں۔ بچے کافی ڈولے اور کمزور ہو گئے ہیں۔ میری مالی کرکے بچوں کے لئے کوئی وظیفہ یا ترکیب بتائیے جس سے موٹے اور صحت مند ہو سکے۔

برائے کرم میرے لئے کوئی ایسا وظیفہ یا نسخہ یا ترکیب بتائیں جس سے میں بڑا اور فلاح دہی طائفہٴ دین جاؤں۔ اور میرے ہر کام میں کد کاوش بہت آرہی ہے۔ میرا مکان ہے میں بچہ کفر غرض ادا کرنا چاہ رہا ہوں۔ لوگ آرہے ہیں دیکھ رہے ہیں۔ ادب بات چیت ہوتی ہے۔ پروردگار کے دریاں پس نہیں آتے۔ کوئی دفعوں سے مسلسل چل رہا ہے۔ جس سے میں بہت پریشان ہو گیا ہوں اور میں جو بھی کام کے لئے ہاتھ بٹھاتا ہوں۔ مجھے اٹنا ہی ہوتا ہے۔ اسی کیوں ہے۔

برائے کرم ہمارے ناموں سے دیکھ کر مناسب علاج تجویز فرمائیں۔
جزاک اللہ الخیر الجزاء

جواب جس کی تقدیر میں بھی روزی رکھی ہوئی ہے۔ اُسے مل کر دینا۔ اپنی فکر سمجھئے۔ اور جی! الامکان اس بات کی کوشش کیجئے کہ اللہ تعالیٰ احرام روزی سے محفوظ رکھے۔ اور رزق طیب عطا کرے۔

آپ کے خاص طور پر یہ عرض ہے کہ ہر وقت پاک صاف رہنے کی کوشش کریں۔ اور زمانہ کا پابندی رکھیں۔ روزانہ کچھ نہ کچھ قرآن کی تلاوت کریں اور ہفتے میں ایک مرتبہ روزہ و سلام کا اہتمام کریں۔ اگر روزہ یا اہتمام کو ترجیح دینا تو بہتر ہوگا۔

عشاق کی خاز کے بعد پتا چلا کہ وہ کیا ناطہ پر تیار تھیں، کیا جی بٹا تھا؟
ایک سو ایک مرتبہ پڑھیں۔ آگے پیچھے گیارہ گیارہ مرتبہ درود شریف بھی
پڑھا کریں۔ عشاق کی خاز کے بعد ہی اس میں سے فارغ ہونے کے بعد

۳۶۔ مرتبہ باقوی پڑھا کریں۔ ان علیہ السلام آپ کو یہ فائدہ پہنچا دے گا
آپ کا دل قوی ہو جائے گا۔ غرض ادا بھی ہو گا۔ اور انشاء اللہ
بھی ہو گا۔ اور آپ کی طبیعت پر نشاط طاری ہو گا۔ شرفی اور اعلیٰ سے
نجات ملے گی۔ محمود و جلیل ختم ہو گا۔ اور لوگوں میں آپ کی مقبولیت بڑھے گی۔
انشاء اللہ۔

آپ نے فلسفاتی دنیا کے لئے جن جذبات کا اظہار کیا ہے۔ میں اس کی قدر کرتا ہوں۔ اور دعا کرتا ہوں کہ اگر آپ کے محسوسات کو کافی سمجھ لے کر اور ہمیں زیادہ سے زیادہ حضرت غفلت کی توضیح مل سکے۔ آمین۔

غیر مسلمین کیلئے دعا و خیر پر اظہارِ مسکائیت

سوالی از نام و پنه مخفی،

دیگر عرض ہے کہ دسم ششہ کے شمارہ میں آپ نے جو غیر مسلموں کو
بدعنوان دینے کی تلقین کی اور قنوت نازلہ نہ پڑھنے کیلئے کہا ہے تو آپ کو
شاہد امانہ نہیں چھوڑنا چھوڑ سکتے بھی ان کی۔ لیوس بھی ان کی۔ جیسے ان
میں چھوڑے ہوں یا نہ ہے۔ ان میں تمام یہ لوگ ہی قابض ہیں۔ عدالتیں

ان کی جو سچی پہچان ہوئے ہیں وہ مسلمانوں کے خلاف ہوتے ہیں۔ ان کا نام کفار کا ہے۔ ان کا قانون بھی مسلمانوں کے لئے ہے۔ گھوڑا سدا اور دشمن کبھی کے ایک غلط مقدمہ میں پھنسا کر اس کی اسلحہ کو نیلیم کرادیا گیا ہے۔ وہ ہرگز ہر عسکر یا بری کد کو شہید کر کے میری سچی پولیس اور شیوسینا والوں نے ملی کر جو مسلمان کا حال کیا ہے۔ وہ غلط ہے۔ انشا خدا دھنی ہو لٹاک کیا۔ وہ تمام

شادیوں کو مناسبت کر دیا۔ جس کی پرولائی ہیر سادی پوٹیس اور شیوا پوٹیاں
کرتھنا کیٹی نے مانگے۔ کیا آپ چاہتے ہیں کہ تہہ شیوا کی کوئی عادی
ہمارے ایران کنزور ہو چکے ہیں۔ ہمارے طائفیں آپ ہی سولہ ایلے پوٹیاں
باقوں کوئی کر دست گریبان ہیں۔ اگر آپ ہمارے پاس کچھ ہے تو وہ
ساتھ لے کر۔ مسٹافا کا پتہ اس سے کہہ کر آپ اس سے بھی کر

[illegible]

ماہی داری سی نیلام ہوئی۔ لالو پریشانی یاد، ملام سنگھ یاد۔ اور کہنے لگا
گھبلا سی۔ لال کرشن اڈوالی کیا ان کی تھانیداری سی نیلام ہوئی۔ پتہ
بلکہ ان لوگوں کی ضمانتیں بھی ہو گئیں۔ لیکن رادو کہیں کے مانگوں کی جگہ
ضمانتیں بھی نہیں ہوئیں۔

په ملک هندوستان اب د لالان په ولسوالۍ کې

1

ہے اور آپ یہاں ان لوگوں کے لئے دعا کرنے کو کہتے ہو۔ آج تک جو
میں نے اس لئے دعا دیں مارے گئے ان لوگوں کو شہیدینا حکومت سے جو
مقاومہ حکومت بنانے دینے کو شہید کیا گیا تھا۔ آج تک شہیدینا کو شہید
حکومت دینے کو شہید نہیں ہے۔ جب کہ اگر ان کو شہید نہیں ہے تو حکومت
ہذا اکثر کئی برس سے یہ ملک بڑے بڑے لوگوں کے اور مسلمانوں کے ہاتھ میں ہو کر
چل گیا ہے۔ لیکن یہ جو وحشی اور بے ایمان حکمرانوں کے دے دینے کے انکار کر دیا گیا
آپ ان کو دعا دینے کو کہتے ہو۔ اشرار العالیہ ہے۔ اور وہ علم شرع ہے کہ
کون ایمان لائے والے ہے۔ اور کون کفر ہے۔ اور بد دعا اور دعا ایسی کے
تو میں قبول ہوتا ہے۔

لہذا ہمارے مہربانی ایسی باتوں سے اپنے رشتے طسکانی دینا چاہیے۔
 آگے بڑھ کر، خاتون کا ساتھ زبان سے ایسی باتوں سے اپنا مال دینا بھی
 خاتون میں شامل ہے۔ اور یہاں غما کر کے تو ہمارے آگے آگے
 اچھے محرم طے صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں گستاخی کر چکا ہے۔ کیا
 کہ ان لوگوں کو بدلتے باز رکھنا چاہیے۔

جواب آپ کے جذبات سمجھتا ہوں۔ اور اس بات کو تسلیم کرتا ہوں کہ ہندوستان میں مسلمانوں کے ساتھ برادری ہوئی ہے۔ اور مسلمانوں کی زندگی میں گناہ ہوئی ہیں۔ اور ان کی نفسی جان میں بھی طاعن ہوئی ہیں۔ مگر اگر آپ کے بعد ۲۵ ہزار سے زائد فرقہ وارانہ شرابازانہ فساد ہو گیا تو آپ کی حکومت کی بنا پر میں نے آپ کے نام کو بے گناہی رکھا ہے۔ میں

مسلمانوں کی تباہی و تال کا نقصان ہوا ہے۔ اور حکومت کے کارندہ خاموشی شامانی نے رہے ہیں۔ اور پولیس نے ملوثی پر مٹی کا تیل جھڑکا کا فریضہ انجام دیا ہے۔

ہی سے ملے اور کہا ہے۔ بہت دور میں افغانی کائنات کی ہے کہ
ہر اندھیرے اور اچالے کی جنگ اور حق و باطل کا انتقام قابل
کے دور سے ہوا اور ہے۔ لیکن ہندوستان میں مسلمانوں کے خلاف
جو سبیل رواں بہرہ ہے اس کی وجہ مذہب نہیں سیاست
ہندوستان کے قیام پر اس انگریزی فارمولے پر عمل کر رہے ہیں

پارسی مجذوٹوں نے والے رام کے جھگٹ نہیں تھے۔ وہ صرف بالگیر تھے۔ اور انہوں نے ہندوؤں کی خشعیت پر اپنا قبضہ جابر کا کھجک خلاف داد کیا۔ اور رام رام جینا اور پرکاشا مال

ہمت پڑائی کا اوتھ پر عمل کر کے دکھایا۔ رسید سے ساوے ہندو
جہول سما آئے اور انہوں نے باری مسجد کی زمین کو لام حرم بھی

ایڈیٹوریل کمیٹی کو اس دور کا نقشہ ملے گا کہ کون کی اس سیمینار پر اسلامی شریعت کو
اور اسلامی کوربان کی فوج بھیجے گئے۔

بابری مسجد کو پہلے کی بات کرنے والے مسلم لیڈر بھی خود قرض اور
 مفاد پرست تھے، انہوں نے بابری مسجد کی ملکی ہوئی دیواروں سے اپنے
 ہاتھ کاغذ، اور اس کے سبز و گندکے پوسے پوسے دام وصول کرنے
 کیلئے مختلف کمیشن بنائیں اور بابری مسجد کے ٹھکانے کی سرکاری قیمت
 لیے کیلئے دھڑلے اور دغا خلوں کی باتیں بنائیں اس کاغذ کے سب سے
 بڑے مجرم جن کا جرم المان کے انڈیالے سے بھی بڑا ہے، وہ شہاب الدین
 قزاقی تھے انہوں نے سوئے ہوئے ہندوؤں کو بھلا کیا، اور انہیں رو کر سٹے
 دکھایا جس راستے سے اُن کے باب و اماں بھی تھے۔

آپ بھی کریں روزِ عشر میں وقتِ قضا کی تمام اور تاریخ
میں قضا کر دیں گی اس وقت یہ سب مسلمان لڑیں گے
کے لئے یہ سب کھڑے ہوں گے اور عاصی و فاجر ہوں گے
میں سے ہوں گے ان مسلمانوں نے ہمارے لئے
قل تمام ہوں گے چک نہیں کرانے کی ہوا کا انھیں ہونے لگا اور

کامیاب ہو کر آئے ہیں۔ ان کے لئے ایک نیا راستہ تلاش کرنا ہے۔ دنیا میں جو کام ہو رہے ہیں، ان کے لئے ایک نیا راستہ تلاش کرنا ہے۔

[illegible]

عالم کا مفہیم کی وضاحت اور اس کی عمومی جہات کے شرع پر نہیں جاتی۔ بلکہ
کے شرع پر جاتی ہے۔ جو مسلمانی بحر کو کبھی پورے ملک کو پر غلام
ہیں اور ہندو اور مسلمان دونوں کو بے وقوف بنا کر اپنے اقتدار
میں جھانک رہے ہیں۔ اس سیاست اور غلامانہ کی
مسلمانوں کو تو جبر کی گود کو ملتا ہے۔

ایہی بھی ہے اور سرسبز بنائے گئے اور انہی عمدہ علاقوں
ہوا۔ لیکن اصطفتھان مذہب اسلام کا بڑا ہندوستان میں
کے دروازے بند ہو گئے۔ اولاً سماجی جدوجہد صرف اسلامی
حدود پر کر رہی تھی۔ آج مختلف جماعتیں صرف اصلاحی کاموں

جنتی رئیس غیر مسلموں کو دعوت اسلام دینے کی ذمہ داری ہے

[illegible]

ہم کہتے ہیں کہ اگر ایس ایس ایک فرقہ پرست اور فاسٹ جہاد کے
اور ہندوستان میں حکومت کی آجادی کرنے میں لگی ہوئی ہے اور
جہاد کے مسلمانوں کی خاص طور پر دشمن ہے۔ لیکن یہ جہاد و جد میں فرق
اور کیوں آئی۔ اس پر آپ نے کبھی غور کیا؟۔ یہ جہاد و جد اسلامی
کے بعد جو پدید ہوئی۔ جب جماعت اسلامی نے اسلامی قانون اور حکومت
الہیہ کے بلند بانگ دعوے کیے اور عظیم اسلامی حکومت کے نعرے لگائے تو
اس وقت اگر ایس ایس جیسی تنظیمیں ابھر رہی جنہوں نے عظیم کفری بائیس
سانی شروع کیں۔

جماعت اسلامی دہلی کے وقت تک غریب رہے۔ اسلامی حکومت کی قائم کرنے پر جب مسلم قوم نے انہیں نوازا دیا۔ اور وہ ڈالر و روپاں سہنے پر کامیاب ہو گئے تو اس طرح اپنے اپنے گھروں میں رہا جس لئے مسلمانوں کے بھلے فاشم کو گھبرا جاتے تھے۔ انہوں نے آرام و راحت کی پادریں تان لیں اور ان کی جنگ صرف کاغذی جنگ بن کر رہ گئی۔ لیکن ان کے مقابلے کے لئے عظیم قائم ہوئی تھی۔ وہ آج بھی میدان کارزار میں لگی ہوئی ہے انہوں نے ہتاسن میں دھن سب کفر کی اشاعت پر لگا رکھا ہے۔ اور سہائی جدوجہد میں ان کی ہار رہی ہے۔ ان کے یہاں فوجی پریڈ بھی ہوتی ہے۔ اور انہیں مسلمانوں کے خلاف تحاریر رانی کرنے کے طور پر بیٹے بھی بتاتے جاتے ہیں۔ جب کہ جماعت اسلامی عرصہ دراز پہلے اپنی تلافی بدل چکی ہے۔ اور اب اس کے کارکنان کے پاس خرم و گداز دستروں اور سائنات نعیش کے سوا کچھ اور ہے بھی نہیں۔

ہم کہتے ہیں کہ شیو سینا بھی ایک فرقہ پرست تنظیم ہے۔ اور یہ تنظیم
مستورہ دراز سے مسلمانوں کے خلاف زیرِ اُجھلے اور سنگِ تراش کے فرائض
نظام رے رکھ رہی ہے۔ لیکن شیو سینا کی قائم ہوتی آپ کے کبھی خود کیا؟ یہ
یو سینا آدم سینا کے بعد وجود میں آئی۔ امام بخاری صاحب کی آدم سینا
ساتھ بیت سورد بازی کر کے غاموش ہو گئی۔ اور شیو سینا جس مقصد
لے لے کر آئی تھی۔ وہ آج تک اُسی مقصد میں لگی ہوئی ہے۔ اسی طرح
مسلمانوں کی پرستار تنظیموں کا حشر کچھ ایسا ہی دکھائی دیتا ہے۔ انہوں

نے اپنے گھر والوں کے لئے اور اپنے خاندان کے لئے روپیہ بیکار کر کے رکھا تھا
یہاں تک کہ وہ مال دینے لگا اور انہی میں سے کچھ کو اپنے لئے لے لیا
اور انہوں سے اپنے مومنوں کو لگا کر خود کو خوش حال بنا لیا۔ کبھی کبھی اپنے گھر والوں کو
کوئی آواز نہ آتا تھا جتنی کہ وہ خود بھی عیسائی تھے۔ ان کے لئے کہ انہوں کو
وہ برائے مذہب اسلام خود کرنے کا اب نہ کسی کے پاس وقت ہے اور
مطابق برست لگے گی کو اپنی دین دینے لگا۔

اسلام کے لئے ملنے والوں کا مستقل کی تعمیر کی تھی۔ لیکن اس کے بعد
 میں یہ آ رہا ہے کہ اسباب کے مستقل خراج میں اور اس میں اور کئی چیزیں
 مستقل ازلی سے کر دے۔ جس کا کوئی حصہ نہیں۔ اسی نام کو کڑی اور
 حکومت کے لئے اور زبان کا کوئی گھونٹا۔ اسی پر فضا کی داروغہ کیا
 جائے برقی۔ لیکن جب سلطان کی آمد و زبان نہیں بڑھے تو کھربو
 سے کیا فائدہ؟

ہندو جب مسلمان کو تار تار ہے تو ہم اس کو کھمبہ کہتے ہیں۔ ہمارے
اہل دھرم اس سے شہر کرتے ہیں۔ جس جب مسلمان کو مسلمان کو تار تار ہے تو اس
کو کیا نام دیں؟

آج رہبان اور قریب اور علاقہ قریبی کی بنیادوں پر مسلمانوں میں جو تفریقات ہیں، اور آپس کی جو ناچاقی ہے وہ کس صاحب نظر سے چھٹکتا ہے۔ آج مسلمان اکثر بڑے مسلمانوں کے گھروں میں جو دعائیں کر رہے ہیں مسلمانوں کے مسلمانوں کے گھر کر رہے ہیں۔ مسلمان عود مسلمانوں کے عزت و ناموس کے درپے ہے، اگر کسی علاقے میں مسلمان تھانیدار کو جانا ہے تو اس علاقے کے مسلمانوں کی اکثر و خطرے میں پڑ جائے گا، اگر کوئی مسلمان غلطی سے کسی اہم عہدے پر فائز ہو جائے تو اسے تو مسلمانوں کی نظائیں ایک منبر سے دوسری منبر تک بھی نہیں پہنچ جائیں۔

آج اگر کوئی مسلمان اہم کے خلاف کوئی منصوبہ بناتا ہے تو خطائے بڑی
اس کی تحریر کرنے والے ہندو دشمن ہوئے خود اس کے بھائی جند سنگھ
ہی ہوئے ہیں۔ اور آج مسلمان خود مسلمان کیلئے ہی نہیں بلکہ مذہب اسلام کیلئے
بہت بڑی ناکارہ اور دیوار بن رہا ہے۔ ایسے ناگفتہ چلاؤ
سینا اہم کے معیشت کی نگہ بولنے کے دیکھنے کی عمر کے کاغذ سے سننے
کی اور حکمت کی زبان سے بولنے کی روش اختیار کریں کہ فوجہار انفعلاً
اور سنا را اجود دشمن کی پوزیشن پاری اور جالاک کی وجہ سے ہے۔ یہاں سے
بے وقوفی اور نا فہم نا اندیشی سے ضرب کھا کر انصاف پہنچانے کا اس
کا حاکم عرفانہ کو کفر کو پہنچا گا۔ اور اسلام کے قاسم سے معمولات میں
کا مخصوص علی الشریعہ نہ صرف نبی اور رسول ہی نہیں تھے۔
صرف دین اللہ العالیں اور فرکانا ثانی ہی نہیں تھے۔ بلکہ وہ خدا کے سے

[illegible]

جامعہ دارالعلوم نے حبیب آباد پر بھڑک چلا اور آپ کا گھوڑا بھاگ گیا
آپ کے متعلیٰ شریفین تھے بھڑک گیا۔ تو رشتے بھی لڑ گئے اور حضرت
غیرت علیہ السلام کو بھی آپ کی مکتوبینت پر دم آگیا۔ انہوں نے حضور دیا
کہ اسے غرض خیز آدمی! ان طائفہ والوں کی کس تلافی اس اور درخیز پناہ احد
سے سوا ہو سکتی۔ اپنے ہاتھ اٹھایا اور ان کے لئے بددعا کیجئے۔ رحمت بیکار
بھی جوش میں آگئی۔ اس نے بھی اپنا پیغام بھجوایا۔ کہ اسے محمد علی شریف
وہم اگر تم اٹھاؤ کہہ دو تو ہم ان دونوں پناہوں کو جو طائفہ کے ہر عمر
بزرگ موجود تھا۔ ایک دوسرے کے محلے ملا دیں۔ اور ان دونوں کا کچھ کڑ
کھا دیں۔ جو آپ کا خون پہانے کے لئے ڈرتے دار ہیں۔ یہ سب کی منزل بالاصل
ساتھ تھی۔ دشمنوں اور بدخواہوں سے انتقام پھٹکی ہی بگایا یا مسکتا تھا۔
خدا اور کبریا تھا۔ کہ اسے محمد علی اہل طائفہ میں اب آپ کے رحم و کرم کے
محلے ہیں۔ اگر آپ چاہیں تو یہ لوگ شرمین سکتے ہیں۔ قادر مطلق ہو
کیا لیکن کی طاقت رکھنا تھا۔ عودی ظلم و ستم کے خلاف اپنا فیصلہ سنا
کے لئے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے اجازت مانگ رہا تھا۔ اس وقت
حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے جو بات ارشاد فرمائی وہ اس بات کا سن کر
ادبی کرنے کیلئے اپنی مثال آپ تھی۔

آپ نے قوم کی بد فہمی اور اپنے سکتے ہوئے دشمنوں کی ہمدردی نہ کرتے ہوئے فرمایا۔ اگر اس قوم کو دین چاہیے گا مال کرے گا۔ لارڈ ایبیس ہانگ نہ کرے گا۔ اگر یہ محروم الفت میں تو ہو سکتا ہے کہ ان کی اولاد کا کوئی صاحب ایمان پیدا ہو جائے۔ یہاں انہیں صاف کرنا ہوں۔ تو بھی انہیں صاف کر دے۔ وہ سب سے بڑے کامیوں کے بدلے کامیائیں دیں جس سے کامیوں کے بڑے بچوں کو بچائے جس سے حق پر کرنے والوں سے شہادت کی جس نے ہر چاہا ہے فالوں کا اچھا چاہا۔ اور جس سے دشمنوں اور بد بختوں کو اپنے گھر میں پناہ دی۔ ہم اسی بیڑی کی آتش تو رہیں۔ آخر ہمارے انسان کے کردار عمل میں رہیں وہ آستان کا فریق نہیں ہے۔

کیا اگر ماہانہ والوں اور سازش کرنے والوں کو اچھے دوا نہیں
 ملے گا تو انہوں نے حق میں دعا کرنا اخصاص علی الشرعہ و سلم کی سنت

[illegible]

اسی صورت میں جس شخص کی طرف اشارہ ہے وہ وہ سماج ہے
 دراصل وہی اور کچھ نہ وہی بلکہ وہ شخصیت ہے۔ اور اس شخصیت پر
 عقیدہ ہم کو کتنا ہے؟ کیا وہ میری شخصیت میں ایسا اثر کرے کہ کوئی شخص
 جان و مال کے دشمن ہو جائے؟ اور کیا اس شخص کی فکر میں جانے اور نہ جانے
 فرق دارانہ فکرات کی آواز نہ آجائے؟ اس صورت میں میری اس شخصیت کا
 کیا پل ہے؟ اس کو جو بینہ دل کا فائدہ ہے کیا کبھی گمراہی میں مبتلا
 ہو جائے؟ اس شخص تک میں کیا چیز ہے کہ مجھ کو اپنے آپ میں اس کا فائدہ
 نہ کر دے؟ اور جو شخص خدا کی باتوں سے خوش ہو رہا ہے اور جو خدا کی باتوں کا
 سچا پیارا شخص ہے۔

آپ مفتی کریم مسلمان تھے مجھ سے بھلا داروئے کفر سے بھی غریب
 ہوں لیکن ڈاؤنٹمن آؤن بھی ہزاروں لوگ دیکھتے ہیں ہزاروں لوگ سواگت کرتے ہیں
 یہ ہزاروں گنہگار تھے یہی داروئے کفر سے ہی ہزاروں سے اس زوال و انحطاط
 کے دور میں بھی کچھ بھی ہوئی تھوڑی سی لیکن پھر علی الشریعہ سلیم
 کی وہ شہسواراں تھیں کہ کفر کی مملکت و فرقت کا آئینہ دار نہیں۔ ان سے
 مسلمان محروم اور کفر کی آسائش نظر آتا ہے۔ اور اسی لئے وہ فرقت و فرقت
 کے اس مقام پر ملتا ہوا نظر نہیں ہے۔ جو اس ۱۶ پاپا پر لکھی تھی ہے۔

ہاں غلام کے اور کوئی جو کسی طرف اس دلوں پیداوار نہیں ہے۔
بلکہ یہ لوگ مختلف ممالک کے ساتھ پہلے ہی پیدا ہوتے رہے ہیں۔ کبھی تو
فروغ و کامیابی کے نام سے پیدا ہوئے۔ کبھی ضرورت و شکار کے نام سے، کبھی
الہیوں و اولیاء کے نام سے پیدا ہوئے۔ اور کبھی یہ جدید و جدید فاضل کے نام
سے۔ مگر رول ادا کرنے والے کا یہ پیدا نہیں ہوئے۔ ان کے نام کچھ
تھے لیکن کامیابی ہی تھا۔ لیکن دین دین دین دین ہی رہا ہے۔ اس نے
اپنی ہی جان باقی رکھنے کے لئے ہر شے کو قربان کر دیا ہے۔ اور دنیا کا
معاوضہ کے لئے صرف یہ ہی چھوڑ دیا۔ لیکن دین دین کے ساتھ عالمی

جس کوئی بروداس دنیا میں آیا ہے اس نے بھی اپنی پہچان کو بانی رکھنے کی ہر ممکن کوشش کی ہے۔ اس نے اندھیروں کے تہلے میں اچلے چلائے ہیں۔ کائناتوں کے بدلے میں بھول بیٹھ گئے ہیں۔ لغت کے جواب میں محنت کی ہے۔ اور وحشت و بربریت کے بدلے میں غلوں و مجتہد کے تحفے اس کو پہنچے ہیں۔ ہم بچا سہا اکی بیڑی کی آفت ہیں جس نے لغت کے جواب میں محنت کیا۔ اور کالیوں کے جواب میں دعائیں دیں۔ ہمیں اپنے پیغمبر کے طرز میں کجلاف راستہ اختیار نہیں کرنا چاہیے کیوں کہ ہماری پہچان وہی ہوئی چاہیے جو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی تھی۔ اگر ہم راستہ بدل لیں تو ہمیں کالی بانی نہیں ملے گی۔ بلکہ ہمارے لئے اور دوسری الجھنیں پیدا ہوں گی۔ اور پیدا ہو رہی ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر مدح کے دودھ گڑے ہیں۔ ایک دور بے بسی کا دور تھا۔ اس وقت آپ کے دماغ کے ذریعہ دلوں پر فتح حاصل کی۔ اور ایک دور اختیاراٹ اور فتح سین کا دور تھا۔ اس وقت آپ نے انتقام کے بجائے محبت اور بھائی چارے کے ذریعہ انسانوں کے قلوب پر اپنی انسانیت اور عظمت کے پرچم لہرائے۔

آپ کو یاد ہو گا کہ فتح مکہ کے موقع پر جہان آپ نے اس بات کا اعلان کیا تھا کہ کج کے دن کسی کی گرفت نہیں ہوگی۔ آپ نے فرمایا تھا کہ عورتوں کو کھلی صفائی ہے بچوں پر ہاتھ نہیں لگے گا۔ بوڑھوں کے ساتھ دست دوازی نہیں ہوگی۔ بھائیوں والوں کا بھائی نہیں کیا جائے گا۔ ہاں یہ بھی اعلان کیا تھا کہ جو ہمارے دشمن سفیان کے گھر میں پناہ لے گا۔ ہم اس کو بھی نظر انداز کر دیں گے۔

یہ تحسین انسانیت اور تحسین سیاست کا وہ اعلیٰ نمونہ تھا۔ جو دنیا کی تاریخ میں ایسی مثال آپ ہے۔ آج اسی پیغمبر کی آفت کا یہ حال ہے کہ وہ حکمت علی اور دہاندہ لیشی سے قطعاً بے نیاز ہو کر زندگی گزار رہی۔ اور اس بات پر بھی شاک نظر آتی ہے کہ رحمت خداوندی اس سے روٹی کیوں ہے۔ بال ٹھاکر سے نے ابھی چند دن قبل یہ اعلان کیا ہے کہ باری باری محمد کی جگہ سے مورتی پشالی جائیں۔ اگر وہاں باری محمد نہیں بنے گی تو ہر پتان ولام صدر بھی نہیں بننا چاہیے۔ یہ اعلان حکمن ہے کہ صرف سیاسی ہو لیکن اس اعلان کا اگر اندازہ سیاست بھی مسلمانوں کی طرف سے غیر مقدم ہوتا تو اس میں کیا قیامت تھی۔ گردن مروڑ کر بیٹھ ملنے سے کامیاب بیان نہیں ملتیں۔ اگر دشمن کوئی چال مل رہا ہے تو ہمیں بھی چالیں ملنے کا اختیار ہے۔ اپنی نیت کبھی نہیں بدلی چلی ہے۔ لیکن اس میدان کا دارا نہیں اگر کوئی کھلاڑی اپنی رکش بدلے اور اس میں کوئی مصلحت دینی نظر ہو تو اس میں حرج کیا کیا ہے۔

بال ٹھاکرے، منوہر جونی اور ایڈنی جیسی لوگ جس کام کے لئے پیدا ہوئے ہیں وہ دنیا کا کام کر رہے ہیں۔ ان کا کام لغت بھیلنا ہی ہے۔ وہ بھی اگر اندھیا رہے دنیا میں نہیں بھیریں گے تو اس دنیا میں انھیں کون بھیلانے کا حق ہے۔ لیکن اگر ہم نے بھی دشمن کی روش پر چلنے کے جوہار سے دشمن کی روش ہے۔ اگر ہم نے بھی دشمن کی بربریت کے راستوں کو اپنا لیا اور علم و طبیان کی تاریکیوں کو اچھاننے کے طور پر حقے اختیار کر لئے تو ہر حق کی شمع کون روشن کرے گا۔ اور چراغِ محبت کی آگ کا خاتمہ کون ہو گا۔ بلاشبہ دعا پتار راستے نبی بھی ہے۔ اور اس کو ملنے کے ساتھ ہی زندہ رہ سکتے ہیں۔ لیکن کسی کا فرق مسلمان ہونے کی دعا دینا اور کسی ظالم کو ہلاکت کی دعا دینا کوئی جرم نہیں ہے۔ اور نہ اس میں اپنی شکست ہے۔ اگر بال ٹھاکرے جیسے لوگ مسلمان ہو جائیں تو اس میں ہمارا نقصان نہیں فائدہ ہے۔

جتنی بے حرمتی ہو گا کبھی بچا یا تھا۔ لیکن جب وہ ملکہ بگوش اسلم ہو گیا تو۔ مسلمانوں کے نزدیک وہ بھی قابل احترام تھا۔

باری باری محمد کی شہادت مسلمانوں کو دینی طور پر نفعت اعلیٰ بڑی تھی۔ یہ حق مسلمانوں کو اس وقت بھی اعلیٰ بڑی تھی جب میدان کرنا میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پیارے ذوال اور طی اور قاطر کے لاڑ لے کر قتل کیا گیا تھا۔ اور ان کے ہنواؤں کی لاشیں بھائی گئی تھیں لیکن دنیا کی تاریخ گواہ ہے کہ حضرت حسین کی مظلومیت پر ہمتے کھڑے ہوئے ہیں۔ اگر ان کو قتل کر لیا جاتا تو کئی مسلمان ان آسمانوں سے عرش پر پہنچتے۔ اور مزید برہمنی آفت برسی اور برسی رہی ہے۔ وہ بھگوان تھا ہے۔ جو وقت اور بھگوان پرید کے اور اس کے خاندان کے حصے میں آتی۔ کون صاحب نظر اس کا انکار کر سکتا ہے۔

باری باری محمد جو حقیقت خدا کا گھر تھا۔ اس کی شہادت کے بعد مسلمانوں کو اس ملک میں جو عزت عطا ہوئی ہے۔ کون صاحب نظر اس کا انکار کر سکتا ہے۔ آج ہر باری مسلمانوں کو کھانے کی کوشش کر رہا ہے۔ کیا معلوم خدا تعالیٰ نے اپنا گھر اس لئے تڑا لیا ہو کہ اس کے بعد اس ملک کے فرقہ پرستوں کو امانہ ہو جائے گا کہ مسلمانوں کی اہمیت و حیثیت کتنا ہے۔

دھک کی بات تو یہ ہے کہ ہندو نے مسلمان کی قدر و قیمت کا اندازہ لگا لیا۔ اسی لئے اس کے تیرہ ہل گئے۔ لیکن خود مسلمانوں کو اپنی قدر و قیمت کا آج بھی کچھ اندازہ نہیں ہے جس وقت میں یہ سطور لکھ رہا ہوں اس وقت ہر باری اپنے کچھ اصول طے کر رہی ہے۔ اور آئے والے ایک شعبہ میں اپنا حق طے کرنے کے لئے پروگرام سیٹ کر رہی ہے۔ لیکن مسلمان آج تک نہ کوئی پالیسی مرتب کی اور نہ ہی اپنا لوہا منوانے کے لئے کسی

ایک جھڑپ کے بچاؤ کے لئے کی ترکیب کرچی۔ ہر کون نے محمد کو کراہت ایک مقام بنایا۔ خاکروٹے محمد کو کراہی پارتی بنائی۔ کسانوں نے اپنی زمین وصول کرنے کیلئے اپنا راستہ الگ بن لیا ایک لے دیکے مسلمان ہی اسے ہر کون کی نہ کوئی قیامت ہے۔ اور نہ کوئی اصول نتیجہ ہو گا کہ اس کے بعد دودھ انتشار کا شکار ہو گئے اور یہ پھر اس مقام سے غروم کیلئے جس کے یہ صرف حقاری نہیں بلکہ وارث بھی ہیں۔

جنگ ہم دوسروں کو روش دینے رہیں گے اور اپنے احوال پر نظر نانی نہیں کریں گے۔ تو حضرت خداوندی بھی ہم سے روشی رہے گی اس لئے کہ خدا اس قوم کی حالت میں بدن جو قوم خود اپنی حالت بدلنے کے لئے بے فائدہ ہو۔

میں پھر یہ کہوں گا کہ میں صرف اپنے دنیاوی نقصانات کو نہیں دیکھنا چاہیے۔ دنیا اور اس کی نعمتیں سب آتی جانی ہیں۔ ہمیں ہر حال میں اس مقام کی اساتذت اور ترقی کو پیش نظر رکھنا چاہیے اگر ہم اپنے فکر کرنے والا بھی ہمارا دفاعی سے پراپت باجلتے تو یہ ہماری ناکامی نہیں کا سالی ہے۔

آپ نے ہندوستان کو دارالحرب بنایا ہے۔ حالانکہ دارالحرب اس خطے کو تھے ہیں جہاں شہر اسلام پر پابندی مانت ہو۔ ہمارے ملک میں ان دنوں پابندی ہے اور نہ سازدوں پر۔ اور نہ چلیج دکان پر۔ اس ملک کو دارالحرب ہم کیسے کہہ سکتے ہیں۔ اور آپ کو یہ بات بھی ذہن میں رکھنی چاہیے کہ ہندوستان کو دارالحرب مان کر آپ اپنی ذمہ داریوں میں اضافہ کر رہے ہیں۔ دارالحرب کا قانون ہے کہ کیا تو آپ قتال کریں اور آپ اس کے اہل نہیں ہیں۔ تو ہر پتان سے بگڑت کریں۔ قتال کریں۔ بگڑت کریں تو یہ بات تو اسلام کو پسند نہیں ہے۔

ہمارا خیال ہے کہ کسی دارالحرب کو دارالاسلام بنانے کی جدوجہد کریں اور یہ جدوجہد سیاست کے راستوں سے نہیں۔ بلکہ محبت اور انسانیت کے راستوں سے ہوئی چاہیے۔ اور یہ ملک دارالاسلام اس وقت ہی بن سکتا ہے جبکہ یہاں کا رہنے والا ہندو یا تو دعوت اسلام کے ذریعہ مسلمان بنے یا ہر باری تو خداؤں کی تاثیرات سے۔

ہر قوم مسلمان ہو جائے گی تو باری باری محمد کی تعمیر بھی انشا اللہ سہل ہو جائے گی۔ اور ہر طرف اسلام کا بولی بالا ہو گا۔

اے غمخیز بھائی! ہمارا اور آپ کا دور دورہ مشترک ہے۔ اس کا ملنا ہے کہ ہم کچھ نئے دوا اور پیدا کریں۔ بلکہ علاج ہے کہ ہم گنہ گنہ کے درمیان چھوڑ دوں سے نہایت پلنے کی کوشش کریں اور جب اللہ کا ہوا ہے۔ تو خدا کی ضرورت پڑتی ہے۔ اس ملک میں مغربی

اور شیش اس دور محنت مند اور انسانیت اس دور کوئی اور محنت ہو سکتی ہے کہ اب دکانوں سے کام نہیں چلے گا۔ اب ضرورت ہے دعا کی اور یہ دعا اگر کوئی ہوگی تو اس کی روش ہمارے کو دنیاوی نعمات کی بھی ملانی ہوگی۔ اور ان مقام کا تقاضا ہے ہو گا۔ جو ہمارے جان و مال کے لئے اہم ہے۔ ہوتے ہوئے ہیں۔ اب بھی اگر آپ کے یہ بات کہیں نہ آتی تو ہر اس شخص پر اسے فکر کرونا ہوں۔

بارٹ دیکھیں یہ کبھی گے مریضات سے اڈل کچھ بڑے بھگوان اور

دارالعلوم دیوبند کا بانی کون؟

سوال: اراغیل احمد۔

فری آواز میں یہ جو محنت میں رہی ہے کہ دارالعلوم دیوبند کا بانی کون تھا۔ مولانا قاسم نانوتوی یا علی ماجد ہیں۔

اس موضوع پر دونوں طرح کے مضامین چھپ رہے ہیں۔ آپ کی نظر اس سے گزرتے ہوں گے۔

ہم نے ہر باری اس بات سے سنا اپنی فقیہانے سے آگاہ کرنا اور ہماری رہنمائی کریں۔ کیوں کہ آج کل بحث کا شہاب ہے یہ اور حقیقت کا کچھ بھی اندازہ نہیں کیا جاتا جواب کا انظار ہے گا۔

جواب: دیوبند کے بانی ہیں۔ دارالعلوم دیوبند کا اصل بانی کون تھا۔ جس لوگوں کی رائے ہے کہ دارالعلوم دیوبند کے بانی مولانا قاسم نانوتوی تھے۔ ان کی تعداد بھی کافی ہے۔ اور جس لوگوں کی رائے ہے کہ دارالعلوم دیوبند کے بانی علی ماجد ہیں تھے۔ ان کی تعداد بھی لگبی خاصی ہے ایک دکاندار کے بانی ایک ہی وقت کیا ہو کر گزرتے ہیں جو سکتے۔ اور اتنے بہت سارے لوگ ہو کر گزرتے ہیں جو سکتے ہیں۔ اور کھانے کا کتبہ یا ان کے خط پر سے نہیں کر سکتے۔

بات دعا اصل ہے کہ حامی ماجد ہیں نے اپنے رفقاء و متقدمین کے ساتھ جس مکتب کی بنیاد رکھی تھی۔ وہ ایک حدود فقہ کا مکتب تھا۔ اور اس کا نام مدرسہ شرعیہ فارسی اور سنی تھا۔ اس مکتب میں قرآن حکیم کی تعلیم ہوتی تھی۔ اور مولوی درجے کی فاضل اور مولیٰ بھائی جانی تھی۔ نیز علم ریاضی کی بھی اعتدالی کتابوں کے درس کا احترام تھا۔ یہ مدرسہ چھتر مسجد میں انار کے درخت کے زیرِ شاہ شروع ہوا تھا۔

دارالعلوم دیوبند کے بانی مولانا قاسم نانوتوی تھے۔ اس مدرسے کی شرفائے دارالعلوم دیوبند کے بانی مولانا قاسم نانوتوی تھے۔

کو عزت کے دن چھٹی کی سجد میں ایک انار کے درخت کے نیچے مل آیا۔

مردادہ دار العلوم سے پتہ چلتا ہے کہ ابتدائی استاد اور شاگردوں کا نام خود تھا اور یہی شاگرد خود آگے مل کر خود انھیں شیخ الہند کے نام سے مشہور و معروف ہوئے۔

حاجی غلام حسین بلاشبہ ایک خوش عقیدہ سہلے بزرگ تھے۔ ان کے یہاں توحید سے زیادہ تھا۔ اور اسی ذہنی اور فکری توسیع کی بنیاد پر بریلوی حضرات انھیں اپنے مسلک کا آدمی سمجھتے تھے حالانکہ وہ قطعیاً دیوبند کے تھے۔ اور دیوبندی مسلک ہی ان کا دائرہ تھا۔ لیکن ان کے یہاں احتیاط اس درجے کی نہیں تھی جس درجے کی احتیاط کا مظاہرہ سنت و بدعت کے بارے میں مولانا قاسم نانوتوی اور مولانا شاہ گنجی وغیرہ کیا کرتے تھے۔

جس دور کی یہ بات ہے اس دور میں دیوبند کے باشندے بھی دو طرح کی ذہنی نشتر رکھتے تھے۔ ایک حد درجہ محتاط اور ایک جھگڑا فطرت رکھنے والے جو لوگ اپنے اندر جھگڑ رکھتے تھے۔ اور کسی باوجود صریحہ غیر ہی ڈانٹاں ڈول بولنے لگتے تھے۔ ان کا رجحان حضرت مابہدین کی طرف تھا۔ کیوں کہ حاجی مابہدین کے یہاں وہ تمام باتیں کسی نہ کسی درجے پر تھیں جو بریلوی حضرات کا طرز استیاز ہیں۔ ان کے یہاں سیلا مشرب کے جلوے بھی تھے۔ اور شب بزم کے طوے بھی۔ اس کے علاوہ وہ اس بات کے بھی قائل تھے کہ درود شریف پڑھنے سے آنکھوں میں اشیر طرہ وسلم کی ماضی ہو جاتی ہے۔ چنانچہ تذکرہ اصحاب میں حاجی مابہدین کا خیر فی تذکرہ کرتے ہوئے اور ان کی کرامات پر غماشہ پڑھاتے ہوئے بھی تحریر فرمایا گیا ہے کہ۔

حضرت غلام حسین کی صفیت حضوری اس قدر بڑھ چکی تھی کہ درود شریف پڑھتے ہی آنکھوں میں اشیر طرہ وسلم کا دیدار ہو جاتا ہے۔

اس کے علاوہ اور دوسرے امور میں بھی حاجی مابہدین کے یہاں توسیع بھی تھا۔ اور بھی۔ اس لئے عوام کا ایک طبقہ ان کی طرف بلی میدان رکھتا تھا۔ اور وہ لوگوں کو سرید بھی کیا کرتے تھے۔ دوسری طرف مولانا قاسم نانوتوی اور مولانا رشید احمد گنگوہی جیسے اصحاب سے ان کے یہاں مساعطیعت کا شک تھا۔ ان کی احتیاط سے عوام پریشان نہیں تھے کیوں کہ یہ نہ طوے کے قائل تھے نہ کچھ بڑے تھے۔ اور ہر کوئی ان کی مخالفت کرنے سے بے رغبت تھا۔ لیکن ان کے یہاں وہ شریف سے گریز نہ تھا۔ اور چالیس سو سال کے بعد وہ بڑے فیرہ

کسی بھی چیز کے قائل نہ تھے۔ ان کا شک یہ تھا کہ ایک اعتبار سے ان کی کامیابیوں کیلئے کیا رنگ دین اسلام کے احمد بھی متوجہ نہیں کیا گیا تلاش کیا کرتے تھے جو انہیں ان لوگوں کے ملی و سرخان پر نظر نہیں آیا کرتی تھیں۔ اس طرح اس دور میں فکر قیام اور فکر قیام کے اعتبار کی بنیاد پر ہی بھرہ اختلاف اس دور کا حکامی مابہدین پریشان ہو کر حد سے سے مستغنی ہو گئے اور اس کے بعد دیوبند کا وہ مکتب ہماک استاد اور ایک شاگرد سے شروع ہوا تھا۔ دارالعلوم دیوبند میں تبدیل ہو گیا۔ اگر یہ کہا جائے کہ مکتب دیوبند کے بانی حاجی مابہدین اور دارالعلوم دیوبند کے بانی مولانا قاسم نانوتوی تھے تو شاید غلط نہیں ہوگا لیکن اگر یہ بات تو یہ ہے کہ ایک طبقہ صرف حاجی مابہدین کو بانی مانتا ہے۔ اور دوسرا طبقہ صرف مولانا قاسم نانوتوی کو بانی تصور کرتا ہے۔ دونوں طرف غلطی صرف کا ناجائز استعمال دن دہاتے ہوئے ہے جو غلطی غلط ہے۔ اور یہ بات بھی روز بروز دشمن کی طرح خیال میں آتی ہے کہ خوش عقیدہ لوگ جو دین اسلام میں تراوٹ اور گھار کے قائل ہیں۔ وہ آج بھی حاجی غلام حسین کو بانی ثابت کرنے میں اپنی جوتی کا زور دے رہے ہیں۔ کیوں کہ حاجی مابہدین کے بانی ثابت ہونے سے یہ بات بھی جتنی طور پر ثابت ہو جاتی ہے کہ دارالعلوم دیوبند خوش عقیدہ لوگوں نے قائم کیا تھا۔ جس پر بزرگ خاقی غلام حسین و لوگ قائل ہیں۔ اگر ہم حاجی غلام حسین کی کوراء و معلوم دیوبند کا بانی تسلیم کریں تو پھر میں یہی تسلیم کر لینا چاہیے کہ دارالعلوم دیوبند خوش عقیدہ لوگوں کی جائز ہے۔ ترکہ تھا ان حضرات کا جو دین و مذہب میں بال ملبسے کے قائل تھے لیکن بعد اس جاگیر پر بزرگ و شریف و ستان فاضل کا فہرہ ہو گیا اور ان پر ہے کہ کسی کی جائز پر فہرہ شرفا حرام ہے۔

ہم جب تاریخ دارالعلوم کا گہری نظر سے مطالعہ کرتے ہیں تو اس بات کا اندازہ بخوبی ہو جاتا ہے کہ حضرت غلام حسین نے اپنے قلم سے کبھی خود کو دارالعلوم کا بانی نہیں بنایا بلکہ الواقعہ وہ ایک سید سے سادے بزرگ تھے۔ وہ عبادت و ریاضت میں اپنے ہمعصروں میں سب سے زیادہ فائق تھے۔ ان کے علوم و لہجہ میں شبہ نہ کرنا۔ سوتیلی سے دور گناہ و کبر ہے۔ انہوں نے زندگی میں ایک بار بھی اس اختلاف میں کسی نہیں لیا۔ جو ایسا پرستہ زمین کے اندر اپنی جڑیں جھیل رہا تھا۔ لیکن یہاں بھی وہی ہوا۔ جو ہمیشہ ہوتا رہا ہے۔ اور ہمیشہ ہوتا رہے گا۔ مریدان یا صفائے حاجی غلام حسین کے سر پر اندازہ و بغض و عناد وہ ہر پانہ سے کسی کو شیش کی جس ہرے کو وہ اپنے لئے پسند نہیں کرتے تھے بغض و عناد کا لفظ ہم اس لئے استعمال کر رہے ہیں کہ اختلاف

در اصل حاجی مابہدین اور مولانا قاسم نانوتوی کے درمیان جیسا کہ پہلے ان دونوں کے چلنے والوں کے درمیان ہوا۔ اور بات جب حد تک پہنچ گئی تو پھر ہر طرح کی ریشہ وذا خیال ایک دوسرے کے خلاف شروع ہو گیا۔ اور یہ سب کچھ ایک دوسرے کے غلط و غلطیوں پر۔ علم و دیوبند کا بانی ہر طرفوں کے مختلف سمجھتے ہیں۔ لیکن خدا کی قدرت سے ایک تو کوئی ایسا موقعہ نہیں ملا جس سے ان کی مصلحت برآی ہوگی۔ اب سو اتفاق سے آج کے فیرہ بھی انہیں مل گیا۔ کہ حاجی غلام مابہدین صاحب سابق ہنرمند درویش کے سفر کے بعد منشی محمد فیض حق صاحب ہنرمند درویش کے گئے۔ ان سے دو قاریاں لیا کر لیں۔ اسی قاریوں کو چار و قاریاں ان کی اطلاع اور کتاب مشورہ کو دینی پڑی۔

حضرت مولانا رشید احمد صاحب سہرست مدرسے حکم دیا کہ یہ پڑھ کر دیتے جائیں۔

ان سے ادب و مشورہ نے عرض کیا کہ ان کو قیام کرنے سے قانع نہ ہوں گا اور اندازہ کی کامیابی کا کیوں کر لڑ جائیں ان کے فیرہ ہیں۔ اور خود ان کو بھی اپنی موقوفے والگ کے لئے کاربج ہوگا۔ مولانا نے پھر کڑی اور ڈر دیا کہ یہ موقوفہ کر دیتے جائیں۔ مگر تمام عالم مخالفت ہو جائے جب تک مدرسہ کا خلیفہ ان لوگوں سے ہے۔ اس کے ہم ذمہ دار رہا کسی سے جا کا رد والی کو ہم چھوڑ نہیں سکتے۔ پھر کڑی عرض کیا گیا کہ خراج برپا ہوگی اس سے مدرسہ کو ضرورت پہنچے گا۔ البتہ یہ کیا عجیب ہے کہ مدرسہ فروٹ جلتے۔

اس خبر سے چند تین روز بعد دشمن کی طرح ثابت ہوئی تھی ایک فیرہ اختلاف جس کی بنیاد پڑ چکی تھی۔ اور جو معلومش کے پردوں میں رہا تھا۔ حاجی مابہدین کے سفر پر حاجی وجہ سے خلیفہ سے باہر آ گیا۔ حاجی مابہدین کے گھر پر جانے کے بعد منشی فیض حق مدرسہ کے ہنرمند تھے۔ اور اسی وقت مدرسہ میں ان نیاں شریف ہو گئیں۔ مولانا رشید احمد گنگوہی کو جب شکایات ملیں کہ منشی فیض حق سے باہر آ گئے ہیں۔ اور فیض حق منشی فیض حق میں حق خدائی کا فضل ثابت ہو رہے ہیں۔ تو انہیں بڑی فیرہ ہو گئی۔ کیوں کہ وہ مدرسہ خدا کے سہرست تھے اور سہرست ہنرمند سے بھی آگے کی چیز ہوتا ہے۔ انہیں تعجب تھا کہ ہاری ملی ان کی بنیادوں پر انہوں نے خزانہ ان کو برطرف کرنے کا مشورہ دیا۔ ان کی فیرہ تھیں اور کچھ منافقین نے ملا ملائے مشورہ دیا کہ ان کو برطرف کر کے اختلاف چھوٹ پڑے گا۔ کیوں کہ فیض حق صاحب کا دیوبند میں

ہاں خدائی انہیں ایک جب انہیں معلوم ہوگا کہ انہیں مدرسہ سے شکایت کرنے کی فیرہ انہیں مدرسہ میں نہیں لے گئے۔ اور سرخسوں کی سلسلہ کا حق سے گا۔ اور مدرسہ میں کچھ باتیں ہوگی۔ پھر یہ کہ ان میں تینوں کو تھوڑا سا کیا جائے لیکن ملاقات پر گنگوہی نے تاکید فرمایا کہ فیض حق صاحب کو مدرسہ سے الگ کر دیا جائے۔ عالم مخالفت ہو جائے۔ اور یہ تاکید کرنے پر مدرسہ نے فرمایا۔ مدرسہ خدا کی رعایت سے اس کے واسطے قائم کیا گیا ہے۔ اگر آپ اس کو لگا لگا کر دے دیں تو مدرسہ دین کے حق میں کبھی قیام کی بات ہوگی۔

مولانا رشید احمد گنگوہی کی یہ فیض حق خیرہ کو بھی ادب و مشورہ شرف مل گئے۔ وہ اسی بات سے خوش ہوئے کہ ان کو برطرف کر دینے سے جو اختلاف رہا ہوگا۔ وہ پوری طرح ختم ہو جائے گا۔ اور اس اختلاف سے مدرسہ کو نقصان پہنچے گا کیوں کہ فیض حق صاحب کے لڑتے ہوئے ان کی تہذیب و تہذیب تھی۔ اور وہ مولانا رشید احمد گنگوہی کے جتنی شیعہ گنگوہی کو معلوم ہوگا کہ فیض حق صاحب کو برطرف کرنے کے واسطے سے ادب و مشورہ نے خود اور مدرسہ مذہب تھیں۔ خواہ مولانا نے ادب و مشورہ کو کچھ سمجھا کر اگر کام نہ لے سکیں تو سکتا تو منشی فیض حق کو کبیرہ پاس لے گا۔ اور میں ثابت ہوا اس کو کچھ اور دیا گا۔ اور اسے مدرسہ سے الگ کر دوں گا۔

جب منشی فیض حق نے اس طرح کے تہ کرے اور چہ سے بڑھانا و شیعہ صاحب نے انہیں بلایا ہے۔ تو انہوں نے ادب و مشورہ سے لے کر کچھ کیا کرنا چاہیے کیا میں خود ہمارے مولانا سے ملاقات کر لوں۔ ادب و مشورہ نے انہیں ہی مشورہ دیا کہ اب گنگوہی جاتی اور رشید احمد سے ملاقات کریں۔ اور خدائی حکم کی بنیاد پر منشی فیض حق سے ملاقات کر لیں۔ اور مولانا رشید احمد گنگوہی نے ان سے کہا کہ مدرسہ کی بھلائی کے لئے تم اپنا مشعلی پیش کر دو۔ اور اس کے ساتھ ہی کہا کہ مدرسہ سے الگ ہو کر بھی تم مدرسہ کے فیرہ ہو رہا ہو۔ انہوں نے سید تھوڑے سے پرہیز کرنا۔ اس سے مدرسہ نام ہوگا۔ اور وہی کی فکر کرنا اور شہر ہاری روزی کے لئے دوسرے دروازے کھول دے گا۔ چنانچہ منشی فیض حق نے اپنا مشعلی پیش کر دیا۔ جو لڑائی بول بولے ہو کر گیا۔ منشی فیض حق کی برطرفی کے بعد مدرسہ سہرست اختلاف چھوٹ پڑا۔ اور فیض حق کھل کر اختلاف سہرست کی مخالفت کرنے لگے۔ اور دیوبند میں اس موقع پر ہر طرف کی مخالفت کرنے لگے۔ کہ اب کتاب کے مطالعے میں فیرہ ہوئے۔ یہ دارالعلوم دیوبند کا

ملا انکان خدا جو ستر کام پر آیا اور وہ ستر کے دروازے کا پھاڑا۔ ستر
میں جوتے کے ستر لگائے اس کو فخر ایک سو ستر چھاپا جو دروازے کی گھوڑی
پہاں کیا گیا اس کو ستر کی ایک مہارت نہ تھی۔

میرے مدد سرکشائیت خراب اصولوں پر عمل رہا ہے ان لوگوں کے خیرالکات بجاؤں آئیں جو اسی واسطے مدد سرکشائیت کے سے رہتے تھے۔ جیسا اور ایک زمانہ میں مولوی رشید احمد نے قضاہ بھون کی جگہائوں میں شرکت کی تھی۔ یہ ہمیشہ کے باقی جہد ان کی مشن نکال جائے۔ اور پیتر تو یہ ہے کہ اس مدد سے گو گورنمنٹ اپنے ہاتھوں میں لے۔ اور اگر یہ منظور نہ ہو تو خدای محمد قادیان کے سرپرست مقرر کئے جائیں۔ جن کو جتنی جوتی میں شمس العلماء کا خطاب دیا گیا ہے۔

اس طرح کی پوسٹر سازی سے ارہاب مشورہ کو اور مولانا رشید احمد کو تو جی کو مولانا درجے کی تشویش بھی ہوتی اور انہوں نے لوگوں کے سامنے صحیح صورت حال رکھنے کے لئے کچھ بیانات بھی جاری کئے۔

ان پوسٹروں سے اس بات کا اندازہ ہوتا ہے کہ بانی عظیمی عابد حسین
 رحمہ اللہ دارالمعلوم کے بانی ہوتے تو حکومت دقت کے سامنے
 عظیمی عابد حسین کی اہمیت ہائما الفاظ ظاہر کر دیتے کہ انہیں شمس العباد
 خطاب بھی عطا ہوا ہے۔ بلکہ مسجدی سادی بات یہ کہتے کہ عظیمی عابد حسین
 لئے سرپرست بننے کے قصد میں کدہ ہی دارالمعلوم کے بانی ہیں۔

آپ کے قوی آداب کے جن معنایں اور برائسلوں کی طرف اشارہ کیا
 دہ ہم سب پڑھ چکے ہیں۔ ان میں سے کسی ایک معمول سے بھی پرہیز
 ہوتا کہ خدا معلوم درویشد کے بانی صاحبی عاجز ہیں۔ جو دلائل
 ہوں نگار اور مرسلہ نگار حضرات نے پیش کئے ہیں۔ دہ خود ان کے دعوے
 مذاق اڑاتے ہیں۔ اور اس طرح خود ہی اُن کے دعوے کا کھ کھلا ہیں
 نہ ہوا کیے۔

قاضی کرامت علی نے انجم صاحب سے تدریجاً العابدین کے حوالے سے قوی کہا
 اس انہماک کا ذکر کیا ہے۔ اس میں حضرت عابد حسین صاحب کو بانی
 دارالاولیٰ لکھا ہے جس سے یہ بات ثابت ہو جاتی ہے کہ حلی عابدین
 مکتب کے بانی تھے۔ جو دارالعلوم دیوبند سے پہلے قائم ہوا تھا۔ اور
 دارالعلوم دیوبند میں مدغم ہو گیا۔ ادوا کی بنا پر انہیں مجوز اولیٰ
 لیا ہے۔ کیوں کہ مجوز ثانی کوئی اور تھا۔ جو یقیناً مولانا قاسم نانوتوی تھے۔
 حیرت انگیز بات یہ ہے کہ شریعت کی روڈ اولیٰ پوسٹرڈ، مراسلون
 خامیندیں کہیں بھی اس حد سے کا نام دارالعلوم دیوبند درج نہیں
 جو اس بات کی علامت ہے کہ دارالعلوم دیوبند بعد میں قائم ہوا۔

اور اس کا نگہ پلے والے لکڑے سے قطعی طور پر جدا لکڑے کا ایک ٹکڑا استعمال
کرا لیا تاہم باوجود اس کے سرحد ہوتا ہے۔ مگر حضرت کا یہ مشہور
حضرت علیؓ کی صاحبزادی کی خدمت میں تھا جو انہوں نے سندس فرزند فارسی
کے لئے انجام دی تھیں۔ ان کو نظر انداز کر دیا کہ انہوں نے۔ اور یہ بات بھی مسلم
ہے کہ یہی سندس فرزند فارسی زبان میں دلائل معلوم ہو نہ کہ کیا تھا۔ اس
لئے تمام اس مکتب کو نظر انداز کر سکتے ہیں۔ اور نہ اس مکتب کی کوئی چیز
دیکھنے والے کو۔

ہم بھی عاج کر دی کہ غریزہ رکھے والا مولہ اور عثمانی ہیں
کہلا سکتا۔ کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ غریزہ رکھے والا صرف غریزہ رکھے
پراکتفا کرتا ہے۔ اور اس غریزہ پر اقدام دوسرا کر گزرتا ہے اور وہ
نالی اور موٹوسس کہلاتا ہے۔

دارالعلوم دیوبند کے معاملے میں یہ بات اظہر من الشمس ہے جبکہ صرف مکتب کی صورت میں رہا۔ اس وقت تک اس کا نام بھی صرف پیر بدرج تھا۔ اصل نام تھا۔ مدرسہ عربیہ اسلامیہ۔ لیکن یہ مدرسہ مشہور ہوا مدرسہ کے نام سے۔ لیکن جب باقاعدہ اس کی قیادت کی اور اس کا نام دارالعلوم تجویز ہوا۔ اس وقت حضرت عابدین کی رہنمائی مدرسہ سے ختم ہو چکی تھی۔ درحقیقت وہ صرف اس مدرسہ کو مکتب ہی کی صورت میں چلانا چاہتے تھے۔ وہ اس مدرسہ کو آفاقی مدرسہ بنانے کے حق میں نہیں تھے۔ اور اسی بنا پر وہ بطور کسی اختلاف کے مدرسہ کی ذمہ داریوں سے سبکدوش ہو گئے۔ اس لئے کسی طبقے کا یہ کہنا کہ دارالعلوم دیوبند کے بانی سنی حضرت مولانا قاسم نانوتوی ہیں۔ اصولاً غلط اور بددعا کی بات نہیں ہے۔

اس قیصے میں سب سے زیادہ غیب فیزیات ہے کہ یہ اختلاف کا اصل
دروید کا بالی کون تھا حاجی ماجد حسین اور مولانا قاسم نانوتوی کی دعا
کے بعد شروع ہوا۔ اور اسی وقت دونوں کے چاہنے والوں نے ذلک
تصنیف کئے۔

پہلا دور سر قائم ہونے کے بعد اس سال کے بعد حضرت نالوتوی کی وفات ہوئی اور حضرت نالوتوی کی وفات سے ۲۲ سال کے بعد حضرت موسیٰ علیہ السلام نے قالی سے رقصت ہوئے اور کبھی کسی شخص نے حضرت قالیہ میں کی زبان سے یہ بات کہیں سنی کہ درالعلوم دیوبند کے بانی مولانا قائم علیہ السلام تھے۔ بلکہ خود ہی اس مدرسہ کے مال تھے۔ یہ اختلاف جو دونوں بزرگوں کے معتقدین کے مابین پیدا ہوئے تھے بہت معمولی تھے۔ لیکن بعد کے ادیبان غرض لوگوں نے اپنے اپنے دامنوں سے تہا نے کرنا ہمیں خوب بڑھاوا دیا۔ اور شہم کو شعلہ بنانے کی کوشش کی۔

[illegible]

۱۔ سید احمد علی شاہ کا ہم پیر اور کچھ اہل سال کا شیخ مرزا
 ۲۔ سید احمد علی کی بہن سید خدیجہ کے کھانا اور پختہ
 ۳۔ سید احمد علی کی بہن سید خدیجہ کا قلم و قوتی کا اس میں اقبال
 ۴۔ سید احمد علی کی بہن سید خدیجہ کا قلم و قوتی کا اس میں اقبال
 ۵۔ سید احمد علی کی بہن سید خدیجہ کا قلم و قوتی کا اس میں اقبال
 ۶۔ سید احمد علی کی بہن سید خدیجہ کا قلم و قوتی کا اس میں اقبال
 ۷۔ سید احمد علی کی بہن سید خدیجہ کا قلم و قوتی کا اس میں اقبال
 ۸۔ سید احمد علی کی بہن سید خدیجہ کا قلم و قوتی کا اس میں اقبال
 ۹۔ سید احمد علی کی بہن سید خدیجہ کا قلم و قوتی کا اس میں اقبال
 ۱۰۔ سید احمد علی کی بہن سید خدیجہ کا قلم و قوتی کا اس میں اقبال

[illegible][illegible]

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰

کے لئے کہ وہ اپنے لئے ایک خاص مقام پر لکھ دیا ہے۔
اور اس کے بعد اس نے اپنے ہاتھ سے لکھا ہے کہ
فوائد اور احادیث کی کتاب ہے۔

[illegible]

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰

وہاں سے لے کر کراچی تک ہر جگہ پر کھیتوں کی فصلیں پھول رہی ہیں۔

[illegible]

و الله اعلم بالصواب

نام کے آگے قاضی لکھنے کے بجائے نام ہی لکھیں۔ اب تو وہ کتاب رکھیں جس پر دارالعلوم دیوبند کے فارغ آج بھی خود کو قاضی کہہ کر کیوں ملے جوتے ہیں؟ حقیقت یہ ہے کہ اگر ہم دارالعلوم دیوبند کا بانی مولانا قاسم نانوتوی کو نہ مانیں۔ تو پھر ہمیں یہ بھی مان لینا چاہیے کہ ہمارے تمام اکابر برائے العبادہ الشرا کذاب تھے۔ یا کم سے کم کذب میں کوئی خوشی برداشت کرتے تھے۔

شیخ الاسلام حضرت مولانا حسین احمد مدنی، حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی تھانوی، بانی تبلیغی جماعت حضرت مولانا الیاس کاندھلوی جیسے اساطیر امت مولانا قاسم نانوتوی کو اپنے قلم سے پانی کھینچے ہیں کیا یہ سب جھوٹے اور کاذب تھے؟

العیاذ باللہ! اشرف العبادہ الشرا اس بحث کو پانی بتاتے کچھ کر رہے ہیں دلوں کے لوگ یہ نہیں سمجھ رہے کہ ہم اپنے ہاتھوں سے اپنی جڑوں کو کھوکھلا کر رہے ہیں۔ اور ایک بے سود بحث میں الجھے ہوئے ہیں۔ جب دارالعلوم ترکہ اور ورثہ میں ہے۔ تو پھر اس کا جو بانی مشہور نام ہے۔ اسی کو مان لینے میں کیا قیامت آجائے گی جو لوگ دنیا سے چلے گئے ان پر جھوٹ اور دردناک گوئی کا انعام لگانے والے دروغ و تو کریم کو وہ بغیر غلطی میں ہونا ہو کر کس طرف جارہے ہیں!

محترم مکتوب نگار! ہمارے خیال میں بحث یہ نہیں ہونی چاہیے کہ دارالعلوم دیوبند کا بانی کون ہے۔ بحث تو یہ ہونی چاہیے کہ اس کی تعمیر اول میں اور اس کو پروان چڑھانے میں کن لوگوں نے اپنی خدمات پیش کی ہیں۔ اور قدم قدم پر قربانیاں دی ہیں۔

دارالعلوم دیوبند کی ابتدائی روداد میں بتاتی ہیں کہ دارالعلوم دیوبند کو پروان چڑھانے میں اہل دیوبند کی خدمات سے مستفید زیادہ ہیں۔

اکابرین نے لکھا ہے کہ مدرسہ کی ابتدائی زندگی میں ارباب دیوبند و تنہائی جنت دارالعلوم کو دیا کرتے تھے۔ حوالہ کی روداد میں یہ عبارت تحریر ہے۔

مفتی کی کل آمدنی ۲۱۹۰ روپے تھی۔ اس میں باشندگان دیوبند کا چندہ ۶۳۰ روپے چار آنے ۳ پائی ہے۔ چندہ دینے والوں کی کل تعداد ۲۲۵ ہے۔ اس میں دیوبند کے باشندوں کی تعداد ۱۱۲ ہے۔

بعض رودادوں سے پتہ چلتا ہے کہ دارالعلوم دیوبند میں نہیں ہیں تک باقاعدہ مبلغ کا نظر نہیں تھا۔ اور شہر کے لوگ اپنے گھروں سے ملکہ کا کھانا بھیجا کرتے تھے۔ اہل دیوبند کی حیثیت دارالعلوم دیوبند کے لئے "وارثۃ بنی نادر و بنی نادر" کی تھی۔

یہ مانہ در حقیقت اہل دیوبند کا لگایا ہوا ہے جس کا اصل مالک لوگ کھارہے ہیں۔

ان شخصیات کے یہ اندازہ ہوتا ہے کہ دیوبند والوں نے مستند بیلادہ قربانیاں دیں۔ اور سب سے زیادہ عطیات پیش کیے۔ آج دو فوجی مدرسوں میں دیوبند والوں کے خلاف باقاعدہ ذہن سازی کی جا رہی ہے۔ اور قرآن و حدیث پڑھانے والے لوگ کھلم کھلا نا انصافی کے ترکہ پر رہے ہیں۔ صاحب ایمان لوگوں نے کئی سرے کی غلطی کو پیش پیش کیا ہے۔ حضرت بیت اللہ اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے بڑے بھائی ہیں۔ دیوبند والوں کے نام پر دین و دنیا کے نام سے ہوتے ہیں۔ وہ اہل دیوبند کی قدر کیوں نہیں کرتے۔ جب کہ دیوبند والوں کے اصناف اہل حق و باطل کا نام نہیں لیتے۔

دارالعلوم کی یہ بھی قائم کیا ہو۔ اس کو اپنے غول سے اہل دیوبند نے سنبھالے۔ اس کی ناقصدی تاریخ کی سب سے بڑی نا انصافی ہے۔ اور وقت اس نا انصافی کا بدلہ کسی بھی وقت لے سکتا ہے۔ لکھنؤ میں اشرفیہ دہلی سے عقیدت رکھنے والے لوگ صرف اشرفیہ عقیدت کا اظہار نہیں کرتے۔ بلکہ وہ ملیر و مدنی کی بھی قریش کرتے ہیں۔ کیوں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو درود اچھولنے کی پابندی تھی۔

جو لوگ فی الحقیقت مسلک دیوبند کے حامل ہیں۔ وہ اہل دیوبند کی توہین نہیں کر سکتے۔ اور توہین کرنے والے ہرگز ہرگز مسلمان دیوبند نہیں ہو سکتے۔ کیوں کہ اہل دیوبند دارالعلوم کیلئے اپنی جان کا دھڑ رکھتے ہیں۔ آخر میں یہ عرض ہے کہ یہ ایسا موضوع نہیں ہے کہ اس میں اختلاف کرنا ناممکن ہو۔ اگر بانی جیسے اور مولانا قاسم نانوتوی دونوں ہی کو دارالعلوم دیوبند کا بانی سمجھا جائے تو اس سے کیا فرق پڑے گا۔ بلا وجہ کی بحثوں میں الجھنا اور اکابرین کی قبروں پر تھوکر کاوت کا رتا ہے جو گڑھے گڑھے اٹھا کر ہم کر رہے ہیں۔

اس طرح کی بحثوں سے جو دعائیت نہا ہو رہی ہے اور اشتائیت کا بڑا فرق ہو رہا ہے۔ اس کی پرکھ نہ عابدوں کو ہے۔ دقتا میں کو اور کچھ رہے ہیں کہ ہم تحقیق کا حق ادا کر رہے ہیں۔ اور ٹرڈوں کے کپڑے پھاڑ کر بے حساب جنت میں داخل ہونے کے کام کر رہے ہیں۔ ان دیوبندوں سے وہ بریلوی اچھے۔ جن کے یہاں مولانا احمد رضا خاں صاحب کے نام پر کوئی اختلاف نہیں۔ یہاں تو سو سو سال میں آج تک بچوں کے درمل دھو سنا کہ اس مسلک کا بانی کون تھا؟

جو لوگ اپنے بزرگوں کے درمیان اختلاف نہ کر سکے۔ ان سے اتنیہ کیسے کہا جاسکتی ہے کہ وہ دوسرے لوگوں کے ہاں یہیں بدل کی ہاں یہی

ہاں یہیں گے۔ اگر میں حق سلیم دے اور میں لایستی بحثوں سے بھارت خطا کرے۔

دینا دلے ترجیح پر پہنچ گئے اور ہم ابھی تک ہم اللہ کے گنبد میں الافاق کی سرڈیاں کھیل رہے ہیں۔ اور اسی میں الجھے پڑے ہیں کہ دارالعلوم کا بانی کون تھا؟

کتابت کی غلطی

سوال از رستم علی ر کھنے کی فرمائش

جواب

۱-۱۱۳	۱-۱۱۴	۱-۱۲۰	۱-۱۲۶
۱-۱۱۹	۱-۱۲۰	۱-۱۱۳	۱-۱۱۸
۱-۱۲۸	۱-۱۲۲	۱-۱۱۵	۱-۱۱۲
۱-۱۱۶	۱-۱۱۱	۱-۱۰۹	۱-۱۲۱

آتش نقش کی راگھ کا مسئلہ

سوال از رستم علی

جواب

غلطی کتابت کی

سوال از رستم علی

جواب

سوال از رستم علی

جواب

ہے ۲۲ ہزار چاہیے۔ ہمارے ہر بانی پر مانتا ہے کہ یہ نقش صحیح ہے۔ باطل و بدست کر دی۔ تاکہ قارئین کو فائدہ نہ پہنچیں۔

جواب

سوال از رستم علی

جواب

سوال از رستم علی

جواب

جواب

جواب

جواب

جواب

جواب

جواب

جواب

جواب

جواب

جواب

جواب

جواب

خاص طور پر اس کو فروغ حضرت سلمان علیہ السلام کے زمانہ میں پیدا ہوا حضرت سلمان کے دور میں جتنا بھی جادو کیا کرتے تھے اور لوگوں کو جادو کی تعلیم دینا کرتے تھے۔ اسی زمانہ میں اس طرح کے جادو کا توڑ پیدا کرنے کیلئے حق تعالیٰ نے ہاروت و ماروت نامی دو فرشتوں کو نبی سے آنا فرمایا کہ وہ لوگوں کو شرکی تعلیم دے کر گندے جادو سے بچاؤ کے ٹکڑے لکھیں۔ لیکن یہ دونوں فرشتے ہر سیکھنے والے کو آدلا اس بات تاکید کیا کرتے تھے کہ جادو کی تعلیم حاصل کرنا اچھا نہیں ہے۔ پھر بھی کوئی امر کرنا تو سکھا دینا کرتے تھے۔ اس وضاحت کے ساتھ کہ اس دنیا میں ہونا ہی ہے جو اشرع ہے۔ اور جادو میں بھی جو اثرات پیدا ہوتے ہیں۔ وہ باذن الشریعہ ہوتے ہیں۔ جادوئی مقصد تو شر نہیں ہوتا۔ آج بھی اگر کوئی اپنے دفاع کے لئے اور لوگوں کے دفاع کیلئے کچھ کر سیکھے تو اس میں کوئی حرج نہیں۔ ورنہ جادو دیکھنا اور کسی پروردگار کا ناقض احرام اور ناجائز ہے۔

آج کے دور میں بھی ایسے جادوگر موجود ہیں جو لہذا ان اہم کے جادو کی یاد دلاتے ہیں۔ لیکن یہ بات ہمیشہ یاد رکھنی چاہئے کہ انسان کی نسبت اگر لہذا ان اہم سے قائم ہو جائے تو یہ بدیہی کی بات ہے۔ کی بات نہیں ہے۔

اشرع خالی ہم سب کو جادو کی لعنت سے محفوظ رکھے۔ اور ہمیں جادو کرنے سے دور رکھے۔ اور اس طرح کے گناہوں سے ہماری پوری حفاظت فرمائے۔ آمین۔

فلسفائی دنیا کے بارے میں آپ نے جتنا اثرات کا اظہار کیا ہے۔ اس کیلئے ہم آپ کے فکر گزار ہیں۔ اور دعا کرتے ہیں کہ اشرع ہاؤس کیونٹا میں اضافہ کرے۔ اور آپ کا حسن ظن اسی طرح قائم رکھے۔ آمین۔

ستاروں کے استخراج کی بات

سوال از: جادوید احمد زبیر۔
 میں فلسفائی دنیا پر رے و سال سے بڑھ رہا ہوں۔ ایک ایک لفظ ستاروں کے ساتھ جک رہا ہے۔ جی چاہتا ہے ہر وقت اس کتاب کو پڑھتا رہوں۔ تاکہ ایک بھی لفظ غلطوں سے اوجھل نہ ہو۔

دانش قاسمی صاحب کی پیٹنگ نے فلسفائی دنیا کو صوفی اول کے ماہناموں میں چاہا بدنگار شاعر کر دیا۔ اشرع خالی آپ بھی ہمدردوں کو دین اسلام کی خدمت کرتے ہیں دنیا اور آخرت میں اجر عظیم عطا فرمائے۔ آمین۔

فلسفائی دنیا اگست ۱۹۷۷ء پر خوش ستارگان کی بحث پر

مشرقی کی ہوتی ہے۔ اور پہلی ساقی زہری کی ہوتی ہے۔ بعد کے دن کا حکم نہ ہوتا ہے۔ جس طرح رہتا ہے کسی استان کو عزت و ستاروں کی عزت باذن الشریعہ ہوتا ہے۔ اسی طرح ستاروں کو فکونٹ غلٹ کا مقام باذن الشریعہ ہوتا ہے۔ اس لئے ستاروں کی عزت کرنے کا موقع نہیں کیا جاسکتا۔ اس دنیا میں جو کچھ بھی ہوتا ہے۔ سب اشرع کی مرضی سے ہوتا ہے۔ ان کی مرضی کے بغیر کسی درخت کا کوئی پتہ بھی نہیں سکتا اسی طرح کوئی ستارہ اشرع کی مرضی کے بغیر جہش نہیں کر سکتا۔ ستاروں کی گردش اور ان کی جلت جہش اشرع کے حکم کی پابندی ہے۔ اور ان کے زہری کے خلاف نہ کسی پروردگار آتا ہے۔ نہ کسی پروردگار میں آؤ دعائی ڈاک کے لئے تو سے زائد فطوں کے ہاٹاٹ

بے چارہ ہوں۔ اور اب رسالہ آخری مراحل سے گزر رہا ہے۔ اس لئے تفصیلی جواب کی اب گنجائش ہی نہیں ہے۔ اور اب آپ فطوں کے تفصیل کی ضرورت بھی نہیں ہے۔ انہیں فوس اشارہ ہی کافی ہوا کرتا ہے۔ آپ فلسفائی دنیا کے لئے اور کو حقیر اور ناکارہ انسان کے لئے جن فطری کمالات کا اظہار کیا ہے۔ اس کے لئے میں آپ کا شکر گزار رہوں گا۔ اور دعا کرتا ہوں کہ اشرع میں ایسا ہی مبارک عیسا لوگ سمجھتے ہیں اور دعا کرتا ہوں کہ اشرع فلسفائی دنیا کو دین محمد کی تبلیغ کے لئے قبول فرمائے اور اس کے ذریعہ مسلمانوں کی اصلاح کا کام ہو۔ اور ہر مسلمان میں یہی جی کی اشارت کی ذمہ دار کیاں ادا ہوں۔

میں اپنے پروردگار کا شکر گزار ہوں کہ جس نے اپنے جندوں کے دل میں میری قدر پیدا کی۔ اور فلسفائی دنیا کو غیر معمولی مقبولیت عطا کی۔ عزت اور دلالت کی کنجیاں ان کے ہاتھوں میں ہیں۔ وہ دہریہ فوضہ لڑائیں۔ تو انسان ساری دنیا میں محبوب و مقبول ہو جاتا ہے۔ اور اگر وہ نظریہ پیر ہیں تو انسان اپنے ہی گھر میں دلیل و حواہ پر کر رہ جاتا ہے۔ آپ کے درخواست کروں گا کہ فلسفائی دنیا کو گھر گھر پہنچانے میں ہمارا ہاتھ بٹائیں۔ انشاء اللہ اس کی اشاعت میں جو بھی ہمدرد ہو کر بیٹھے اس پر آپ اجرا انعام کے مستحق قرار پائیں گے۔

اچھے عامل کی تلاش

سوال از: جمال اختر قاسمی۔
 کاپور

مزاج انسانی میں عریض خدمت ہے کہ ہم فاضل علمیات کے محنت میں مشغول ہیں۔ لیکن اشارت نہ ہوگی۔ اگر ہم فاضل علمیات کے کتاب شائع ہو چکے ہیں تو ہمارے کم اپنی پہلی

خوشی میں اسی کی فہم سمجھنے تاکہ وہ کتاب فوری طور پر شائع ہو سکے۔ مرض کی تشخیص کے لئے جو فحش آپ کے ہمارے ہی کتاب سے روایا جاتا ہے۔ اس کا کیا ہوا ہے۔ براہ کرم مطلع فرمائیں۔

آپ کے والد محترم صاحب محمد نام صاحب سے کوئی خاص امر آپ کی جانب سے پڑھنا یا لکھنا کر کے ان کا پتہ فراہم کرنے کی رشتہ گوارا نہیں۔ کیوں کہ یہ ایک دوست صاحب مستور خاص صاحب کے گھر میں ایک کی ہزار ہے۔ انہیں فاضل علمیات کے فطرت کوئی فائدہ نہیں ہو رہا ہے۔ ورنہ وہ اپنی کی طرح ہمارے ہی آپ کا علم جو ہے معلوم نہ ہوتا ہے۔ اس مسئلے میں آپ کی کچھ سزا کر کے ہوں تو خود ہر ہمدرد بھی۔

مہر فاضل علمیات کی پہلی طبقات اشارت حضرت قاسمی صاحب کی طرف سے تھی۔ اور اشرع ہر ہمدرد کے کہ جادو کا کتاب کی فہم سمجھنے سے اعلاۃ دماغ شریک ہے۔ اسی فوجی اعلاۃ انہیں ہو سکتا ہے کہ پہلی جلد میں کئے مطبوعات ہوں گے۔ اور اس کی فہم سمجھنے پر کئی وقت آگے۔ مرض کی تشخیص کا جو فحش رد و خالی مرکز سے دیا جاتا ہے۔ اس کا جو پتہ آپ کو دے ہے۔ جو فحش صرف فاضل علمیات کو دینا کیا جاتا ہے۔ غیر فاضل علمیات کو کئی فہم سمجھنے پر نہیں دیا جاتا کیوں کہ اس فحش سے انہیں کوئی فائدہ نہیں ہوتا۔

ہم نے والد اپنے وقت کے بزرگ سمجھے تھے اور فاضل علمیات کا مل بھی۔ غور سے پڑھتے ہیں تو فحش کی تلاش فہم سمجھنے سے کیوں کر اس دنیا کے جب کوئی اچھا انسان اچھا فاضل علمیات کو پڑھتا تو فہم سمجھنے پر کئی وقت آگے دے۔ جس میں ہوتا ہے۔ اس کے باوجود دیکھا گیا ہے۔ اس فحش سے خالی نہیں ہوتی۔

رد و خالی علمیات کے نام پر ہمدردوں قسم کے دھوکہ دہریہ کے باوجود ابھی بھی دیکھا گیا ہے اور فاضل علمیات کا ملین سے بائبل کی ہمدرد نہیں ہے۔ تلاش کرنے سے اچھے عامل آپ کو کاپور میں بھی مل جائیں گے۔ اور اگر کسی ہمدرد کا پتہ آتا ہو تو ہم بھی آپ کے متعلق مل کرنے کی کوشش کریں گے۔

آپ نے سید ذرا محنت کے مکان میں ادبیری اثرات کا ذکر کیا ہے۔ جہت ہے کہ کئی فاضل علمیات کے علاج کے باوجود اثرات ختم نہیں ہو سکے۔ میں تو فحش کرنے والی فاضل علمیات کی کہ ہے۔ لیکن جب علاج کرایا جاتا ہے۔ تو اس کا کچھ تو اثرات پر ہونا چاہئے۔ بائبل بھی فائدہ نہ ہو جو خالی بات جہت تک ہے۔ اور اندہ ہنگام بھی ہے۔

اس مسئلے میں ہمارا ایک مشورہ ہے کہ سید ذرا محنت کے مکان

